ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون

فالحمد کہ کتاب مستطاب عجیب این قصیدہ جدیدہ بے مثل و بے نظیر جواب و تردید نقد التقلید موسوم

ضرب التقلید

علی

نقد التقلید

۱۳۳۱ھ

ملقب بہ

درۂ فاروقی

از نتائج افکار گہربار جناب ملک ناظر علی صاحب ناظر عباسی کبیروی ابن جناب ملک شاکر علی صاحب مرحوم

در مطبع عمدۃ المطابع لکھنؤ محلی بطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
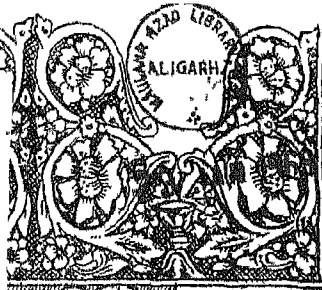
لکھ سکے کون بھلا حمدِ خدا عز و جل — جس کی قدرت کا ہی اک جلوہ ابد ہو کہ ازل
کب ہو اُس سے ادا نعتِ شہ ہر دو سرا — انبیا میں نہیں جن کا کوئی مثل اور بدل
آپ پر اور عترت و اصحاب پہ اُن کے ہو سلام — تھے جو دُنیا میں رہ دین و ہدیٰ کی مشعل

تمہید

عرض کرتا ہے یہ ارباب نظر سے ناظر — کہ ابر سے کے جو ہیں عاشقِ بے مثل و بدل
صرف شاعر ہی نہیں حاجی و زائر بھی ہیں — مولوی اور حکیم اُن کے لقب ہیں بے مثل
اہل سنت کے جو مذہب کو انھوں نے چھوڑا — سنیوں سے وہ کیا کرتے ہیں پیکار و جدل
مدحِ حیدر میں قصیدہ جو اُنھوں نے لکھا — لفظی و معنوی اُس میں تھے بہت سقم و خلل
تھا کہیں عیب تنافر کہیں تعقید صریح — کہیں مضمون غلط اور کہیں معنی مہمل
یہ تو سب ایکطرف طرفہ سفاہت یہ بھی — کہ دیا مذہبی تعریضوں کو اُس میں مدخل
مدح کے پردے میں اظہار تعصب کا کیا — ورنہ تعریف میں تعریض کا موقع نہ محل
اسلیئے ہم نے لکھی مختصراً اک تنقید — تا نہ پڑ جائے قصیدہ سے عقاید میں خلل
ہیں جو کج فہم نصیحت کو فضیحت سمجھے — عوض شکر لگے کرنے شکایت پہ عمل
ردِ تنقید پہ آمادہ ہوئے اور لکھا — نقدِ تنقید حقیقت میں جو ہے سہم دغل
ضرب تنقید سے اب کھلتی ہے اُس کی قلعی — محک تجربہ آمد بہ میان لا تفعل

نقد

کہہ قلم حمدِ خدا نعتِ رسولِ مرسل | کہ نہ احمد کا ہے ثانی نہ احد کا اول

ضرب

عطف کا حرف مناسب تھا نہیں لفظ خدا | حمد اور نعت کا یہ خلط ہے بالکل مہمل
مطلعِ محسن مرحوم کا مصراعِ دوم | آپ کا مصرعِ ثانی ہے یہ کیسا بے محل
سرقہ ہے کہ توارد ہے کہ تضمین ہے یہ | صاف کہہ دو کہ کھلے نیت فاسد کا خلل

نقد

سبحہ چار وہ دانہ کہ ہیں دونوں سرے ایک | کہ محمدؐ جو ہے آخر تو محمدؐ اوّل
دوست جو احمدؐ و حیدرؑ کے ہیں انپر بھی سلام | جن سے راضی ہے خدا اور نبیؐ مرسل
آلِ احمد کی ولایت کا رہا جنکو خیال | فاطمہ جن سے ہیں خوش شاد علی اکمل

ضرب

ہے دہ دانہ ہیں تو کیا خوب ہے باقی گنت | اور خوش شاد کی شش کا رہی ہے طرفہ عمل

نقد

رحمت اللہ کی ہو اُن علما پر شب و روز | جن سے جاری رہے احکام شریعت بمحل
وہ شریعت کہ جو انصاف سے ہو حق [illegible] | وہ شریعت جو بہ معنے ہے ہمہ علم و عمل

ضرب

کہیے انصاف سے ہو حق کی طرف کیا معنے | ہادی و رہنما کچھ نہیں تھا جس کا محل
اور ہو حق کے مقابل ہے ہمہ یعنی چہ | یاں بھی ہو چاہیے تھا کچھ کبھی جو ہوتی محل

نقد

ملتمس خدمت ارباب خرد میں ہے حقیر | میں بھی سنی[1] تھا نہایت متعصب اوّل

ضرب

میں بھی سُنّی تھا اب وحید بھی ہر سنّی ہے | یوں جو کہدیتے تو یہ بھی نہ رہتا مہمل

[1] آپ کی کیا تخصیص ہے شیعہ کا انشا سہ دیکھیے چار پانچ پشت سے آگے تو سنی ہی سنی ملینگے آج دنیا بھر میں کوئی شیعہ زمانہ امام تک [illegible]

نقد

مد توں دشت ضلالت میں بھٹکتا لیکن / عقل بولی کہ خبردار بس اب راہ پہ چل
ہر دو مذہب کی کتابوں سے کیا استدلال / آگیا جب کہ تمیز حق و باطل کا محل
ہوا معلوم کہ ہے مذہب معلومہ غلط / ٹھیک ہی شیعوں کا مذہب نہیں کچھ شک کا محل
دل میں سوچا میں کہ مرنا ہے کسی روز ضرور / کام آئیگا لحد میں تو یہی نیک عمل
نور ایمان نے جو کی دل میں جڑ اپنی قائم / ظلمت کفر کو ایکدم میں کیا مستاصل
اقربا بعض بنے واسطے میرے عقرب / جس کو پہلو میں بٹھایا وہ ہوا گرگ بغل
میرے بہکانے کی فکریں تو بہت کیں سب نے / للہ الحمد نہ آیا کبھی ایمان میں خلل

صفدر

جانتا ہوں کہ تشیع میں ہے تم کو جو لت / دل پر اس وجہ سے ردت کا ہے شیدہ عمل
آپ کی آؤ بھگت کیوں نہ روافض میں ہو / پوچھیں ہر وقت نہ کیوں آپ سے وہ مسئلہ مشکل
شیرمال و رطب و زردہ و حلوا و پنیر / فلفل و ادرک و پودینہ و ہم سیر و بصل
ترک حق سے جو ملے اطعمۂ ملعونہ / خوان اخوان شیاطین پہ بھی کھا کے کل
صحبت بد میں جو ہو جائے رکابی مذہب / پیٹ بھر کر ہی وہ احمق نہیں کچھ شک کا محل
اہل سنت کا پیا دو وہ ہوے جب موٹے / چوسنے خون انہیں کا لگے بن کر کھٹمل
خیر یہ بھی سہی لیکن ذرا سنبھلے بیٹھو / ورنہ اک روز کوئی چٹکی سے ڈالیگا مسل
آپ اور منصب تحقیق خدا کی قدرت / آپ اور پائیں تمیز حق و باطل کا محل
اجی لاحول و لا قوۃ الا باللہ / ادعا آپ کا ہے محض غلط اور مہمل
مبلغ علم ذرا کیجیے اپنا ظاہر / کون سے علم میں ہے آپکو کچھ بھی مدخل
ادب و منطق و تفسیر و سیر فقہ و حدیث / آپ کس علم کے ہیں ماہر و خیر اکمل
واہ قائم ہوئی کیا دل میں یہ ایمان کی جڑ / جس میں پھول آئیں تبرا کے تو لعنت کے پھل
شجرہ ہے یہ خبیثہ اسے کھود و جڑ سے / اپنے ہاتھوں نہ کرو قبر کو درک اسفل
خلف ابن سبا ہو گئے۔ اللہ رے سعید / اپنے اسلاف کا سب بھول گئے علم و عمل

کی ہدایت جو اقارب نے عقارب ٹھہرے
سمجھے ہادی کو مضل عقل میں آیا یہ خلل

ختم اللہ علی قلبک تا شد
رہنما کون ہو اس کا جو ہو گمراہ ازل

نقد

ناگہاں خار رہ شوق نے تلوے کھجلائے
کہ اٹھا ہند سے بستر طرف کعبہ عجل

کہہ کے لبیک میں اس شان سے کعبہ پہنچا
دامن آل عبا ہاتھ میں قرآن بہ بغل

پھر مشرف میں اماموں کی زیارت سے ہوا
بڑھ گیا رتبہ میں شاہوں سے بھی یہ عبد اقل

ضرب

کیا کہا "خار رہ شوق نے تلوے کھجلائے"
ہے یہ مجذوب کی بڑ یا کسی پاگل کی ڑل

خار رہ کہتے ہیں کس کو تمھیں معلوم نہیں
اسقدر جہل پہ یہ شور و شغب ہے مہمل

خار رہ وہ ہے جو ہو سیر و سفر سے مانع
اب کہو وہ "خار رہ شوق" کہا تھا کب یہ محل

خوب پامال کیا شوق - تو کیا کہنا ہے
آگیا تلووں میں جسکا تھا کبھی دل میں محل

معنوی سقم ہے یہ بھی کہ مسافر کے پاس
تلوے کھجلانے کو خار آتا ہے کب کیجے بھل

گھر میں جب تلوے کسی شخص کے کھجلاتے ہیں
کانٹوں کی پیاس بجھانیکو وہ جاتا ہے نکل

مطلع ذوق میں دیکھو کف پا کی خارش
بن گئی مژدہ پئے خار - کہ تھا اسکا محل

سین ساکن کے جو بعد آیا ہے شین مفتوح
کیا تلفظ نہیں اس شان کا ٹھیرا اثقل

خیر یہ تو کہو قسمت سے ملی یا کہ نہیں
خاک بوسی در پاک نبی مرسل

کربلا تھا وہ مشرف ذکر یہاں کیوں نہ کیا
اور جو عمرہ و عم رہی حبط ہوا حج کا عمل

نقد

چند اشعار کہے مدح علی میں میں نے
کہ مخمس جا کے کردن نذر امام اول

ناظرین اب میں اس بات سے حیرت ہوگی
ایک صاحب ہیں بڑے شاعر بیمثل و بدل

مدح حیدر میں قصیدہ جو انھوں نے دیکھا
اسپہ ایراد کیا اک برپا و یہ غل

نام سے غیر کے شایع کیا اس کو لیکن
نام اپنا نہ لکھا یہ بھی ہے اک مکر و دغل

مطلع
رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہے ذوق
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

ضرب

شوق سے مدح لکھو جاکے نجف نذر کرو | یہ تو ہی فخر و مباہات و مسرت کا محل
دخل کیون مدح مین تعریض و تعصب کو دیا | مدح کی طرح سے کیا قدح بھی ہی نیک عمل
اُس کی تنقید بھی اس وجہ سے ہم کو لازم | کہ عقیدے مین مسلمانونکے آئے نہ خلل
تم مصنف ہو قصیدے کے تو ہم ہین نقاد | غیر کے نام کو دونون مین نہین کچھ مدخل

نقد

چونکہ ہی نہی عن المنکر و امر معروف | اہل اسلام پہ واجب نہین کچھ شک کا محل
ہین نے لکھا ہی جو اب اسلیے اسکا ورنہ | کب سزاوار توجہ ہی بیان مہمل
نکتہ اک یہ بھی ہی اس مین کہ بن سفیان سے | تب لڑے جب ہوے مجبور امام اوّل

ضرب

آپ بھی آمرو ناہی ہین خدا کی قدرت | ہان یہ کہیے کہ تقیہ تو نہین مستعمل
جو تقیہ نہ کرے ہو سکتا نہین کچھ ایمان | قول ہی حضرت باقر کا یہ بے نقص و خلل
کتب شیعہ سے ثابت ہی کہ دنیا مین رہا | بے ضرورت بھی تقیہ پہ اماموں کا عمل
مسئلے جبکہ اماموں نے غلط بتلائے ہین | امر اور نہی پہ کیا تم سے بھلا ہوگا عمل
تھی خلافت کیلئے جنگ بن سفیان فرض | ق | ہتک ناموس نہ تھی جرات غیرت کا محل
ہوے تفویض سے بدنام امام ثانی | چھوڑا ثالث نے تقیہ کو تو دیکھا مقتل
ردّ تنقید مین تم کرتے ہو کس کی تقلید | تم کو ان تینون مین مرغوب ہو کس کا عمل

نقد

واہ اے ناظر ہر منظرہ علم و عمل | سرگروہ فضلا شاعر بے مثل و بدل
خوب تقریظ قصیدہ کی ہمارے لکھی | بلکہ تنقید کا بھی لفظ کیا مستعمل
ہی نہ تقریظ نہ تنقید حقیقت مین ہی یہ | ایک مجموعہ اقوال ضعیف و مہمل

ضرب

واہ ای عاشق معشوقہ دنیائے دنی | سرگروہ شعرا ناظم بے مثل و بدل

خوب تقریض کی تردید یہ تم نے لکھی
ہے نہ تردید حقیقت میں نہ نقد تنقید
خوب قائم ہوئے اُن جاہلوں کی سنت پر
اہل سنت کوئی دیکھے نہ خریدے اُسکو
پردہ بانی بھی ہے اور خوف گلوگیری بھی
رُخ دکھاتے بھی نہیں آنکھ چُراتے بھی نہیں
تم کو شاید نہیں ناظر سے پڑا تھا پالا

نقد تنقید کا بھی لفظ کیا مستعمل
بلکہ مجموعۂ اقوال سخیفہ و مہمل
سب و شتم پہ جو بحث میں کرتے ہیں عمل
فقرہ یہ لوح پہ لکھا ہے بقانون جہل
کہ ہوئے جاتے ہو پردہ میں نظر سے اوجھل
مونھ پہ گھونگھٹ ہے مگر دیدہ ہے کتنا چنچل
نکلی جاتی ہے بس اب دیکھو تمھاری چھل بل

نقد

آپ کی قابلۂ طبع سے واقف ہوں حضور
کوئی معشوق ہے اس پردہ لفاظی میں
خوف کچھ پردہ دری کا نہ کریں آپ مجھے

دائی سے پیٹ چھپانا ہے حماقت یہ مثل
عاشق شوخ طبیعت کی نظر سے اوجھل
کشف استار کی عادت نہیں باللہ اجل

ضرب

آپ کی حاملۂ فکر سے دیکھی بھالی
کوئی کچھ فہم ہے پشتی پہ تمھارے شاید
حضرت موسیٰ کاظم کے جو پیرو ہوتے
حسن لو اک مسئلہ اور پڑھ لو فروع کافی[1]
دبر ہر دو سرین میں ہے خود ہی پنہان
ہو برہنہ تو فقط نورہ لگا کر پڑھ لو
چاہیے لفظ اجل پر تو الف لام ضرور

دائی سے پیٹ چھپانا نہیں ممکن بچل
جسنے ڈالا ہے تمھاری شکم عقل میں بل
کشف استار کے زیور سے نہ ہوئی اعطل
ہو گیے دل شاد شب روز کرو اُسپہ عمل
نورہ لگجائے قبل بھی ہو ستر پہ محمل
کچھ تنازون میں نہ عریانی سے اگر خلل
ہے غلط تم نے جو لکھا ہے یہ باللہ اجل

تنقید

ہان یہ منظور ہی مجھ کو ہے تحصیل ثواب
زنگ تقریض و تعصب بقفس کذب و غلو

خامۂ عجز نشانہ کو بنا کر مصقل
سب مٹا کر میں اُسکا آئینہ یہ کر دوں صیقل

[1] دیکھو فروع کافی کتاب الزی و التجمل صفحہ ۱۱ نیز اسی صفحہ میں ہے کہ امام باقر کا نورہ لگا کر لوگوں کے سامنے برہنہ ہوجانا مذکور ہے ۱۲

نقد

آئینہ لیکے ذرا شکل تو اپنی دیکھو
کہ اسی موںھ سے یہ دعوی اشعار غزل

یہ تو کہیے نفس کذب و غلو کیا معنے
نفس اینجا شدہ در معنی دم مستعمل

فرض کیجے کہ دم کذب و غلو ہی ہوتا
کیا نہ تھا اس سے کوئی نقش معانی مین خلل

نفس اور نقش بھی بیجا ہی طوالت ہا کے
مختصر یہ کہ رہے تینون[1] کے تینون مہمل

ضرب

آئینہ دیکھ کے جاہل کو نہ ہو کیون حیران
پھٹے موںھ سے جو کرے دعوی اشعار و غزل

اصطلاح دم و آئینہ بھی معلوم نہین
کودون کچھ دیکھیے پڑھے تھے کہ دیکھے جاہل

نفس کذب ہے دھندلا جو گیا آئینہ
مین نے چاہا کہ کرون خاتمہ مستقبل

دم ہی کے معنون مین ہان مینے نفس نظم کیا
کھا گیے دیکھیے اب آپ ہی دھوکا ڈبل

موںھ کی خود کھا کے مرے دم مین جو آئی تو کہا
نفس اینجا شدہ در رشتۂ دم مستعمل

نفس و نقش کی تجنیس کا اب حال کھلا
تینون کا لفظ کیا آپ نے جب مستعمل

ورنہ ظاہر ہی ایک عالم معنے کو یہ بات
نقش کے لفظ کا اس جا تھا بھلا کون محل

اس پہ پھر طرہ یہ ہی اُن کو بتا یا بیکار
آپ پھر ہوتے کہان تینون جو ہوتے مہمل

کیا چھیپٹے مین جہالت کے تم آئے افسوس
نقش کی خوب کہی واہ جناب بوکھل

کیا عجب ہے کہ جو ہو آسیب تعصب کا گزر
ننگے سو رہتے ہو ہان ڈالو الٹ کو آنچل

چوڑیاں پہنے تو ہو گھر سے نہ باہر نکلو
اور حفاظت کے لیے پہنو گلے مین ہیکل

قصیدہ

آجکل جانب قبلہ ہی گھٹاؤن کا عمل
سایہ دامن رحمت ہی کہ کالا بادل

تنقید

جانب قبلہ گھٹاؤن کے عمل سے کیونکر
سایۂ دامن رحمت ہوا کالا بادل

تھا جو مطلب اُسے الفاظ ادا کر نہ سکے
اپنے حرفون کی طرح رہ گیا مطلع مہمل

---

[1] ظاہر ہے کہ تینون کے لفظ سے مراد آپکی حضرات خلفائی ثلثہ ہین یہان تا پیر ہیچ تبرا کیگئے اور دشمنان آل رسول مین داخل ہو گئے

نقد

اہل انصاف ہی سمجھینگے کہ ہی مہمل کون ہ — یون زبان مونھ مین ہی چاہو جسے کہدو مہمل
خشک ہی مزرعۂ عقل تو کیون کر سمجھو — سایۂ دامن رحمت ہی کہ کالا بادل
بات سمجھانے کی ہو گر تو کوئی سمجھائے — ایسے نافہم سے سمجھے غضب عز وجل

ضرب

اہل انصاف ہی سمجھینگے کہ از راہ شعور — شعر کہنے کی نہین تم کو ذرا بھی اٹکل
کفر ظلمت ہی اور ایمان ہی نور روشن — شاعرون مین یہی تشبیہ تو ہے مستعمل
اب ذرا سوچو ذرا غور کرو بہر خدا — کیسے رحمت ہو بھلا کالی گھٹا اُسکا عمل
کیا تمھارا یہی ایمان ہی کہ رحمت سمجھو — ظلمت و کفر کا ہو جائے جو بتلایہ عمل
لو سنو محسن مرحوم کا اک شعر یہ ہے — اُس قصیدہ مین کہ ہے قافیہ جسکا بادل
جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ — کہین پھر کعبہ مین قبضہ نہ کرین لات و ہبل
ہو عوسنگ کا گمان مزرعۂ عقل پہ ہی — خلق مین کب تمھارے ہی تجسس کا خلل
غضب عز وجل کی ہی سفیہانہ کلام — کیا یہ سمجھے ہو کہ ہی نام خدا عز وجل

قصیدہ

رعد کا شور ہے یون داخل تسبیح خدا — جسطرح جزو اذان حی علی خیر العمل

تنقید

کسی تسبیح مین داخل ہی کہان رعد کا شور — رعد خود کرتا ہی تسبیح خدا عز وجل
ہی یہ تشبیہ غلط اور الف لام الغلط — یون لکھو جزو اذان حی علی خیر عمل

نقد

اعتراض آپکا یہ بھی ہے سراسر بے اصل — یا سمجھ کی ہی خطا یا کہ ہے بیکار زٹل
دیکھئے خود مصرعۂ ثانی مین یہ لکھتے ہین جناب — رعد خود کرتا ہے تسبیح خدا عز وجل
رعد کرتا ہی جو تسبیح تو پھر اسکا شور — کیون نہین داخل تسبیح خداوند اجل
سہو کاتب سے الف لام جو داخل دیکھا — مل گیا خامۂ ایراد کو اچھا مشغل

قصیدہ

سنگ اسود کی ہے تقبیل کہیں ہر ساعت
وقف عرفات کی تعمیل کہیں سر کے بل

تنقید

نقص یہ بھی ہے کہ ساکن ہوئی رائے وقفا
سر کے بل وقف کی تعمیل سراپا مہمل

نقد

واقعی کاتب مطبع سے ہوئی یہ غلطی
ورنہ تھا اصل میں یون شعر وہ با مستأصل
سنگ اسود کی ہے تقبیل کبھی ہر ساعت
جادہ راہ کی تعظیم کہیں سر کے بل
اور مسموع نہیں ہے جو یہ عذر معقول
ہوگا پھر ناقص توجیہ سے یون عقدہ حل
جب ضرورت ہو تو جائز ہے سکون وسطی
قاعدے میں نہیں اسکے لیے مخصوص محل
سر کے بل وقف کی تعظیم بھی مہمل نہ ہے
پھر تعظیم مجازاً ہو اگر مستعمل

ضرب

واقعی کاتب مطبع ہے تمہارا استاد
کر کے اصلاح جو الفاظ کو دیتا ہے بدل
عذر مقبول ہے توجیہ نہیں ہے معقول
قاعدہ دیکھو اگر وہی ہو خدا نے اکمل
نہیں سکتی تھی کیا وزن میں رائے مفتوح
بے ضرورت ہے سکون متحرک مہمل
سر کے بل وقف کی تعمیل ہو گر آج رہا
کیا عجب سجدہ کی تعمیل ہو کل پاؤں کے بل
قسم کھاتے نہ یہ دو سری ٹھوکر کھاتے
بے الف لام کے پھر لکھ دیا یا بدل

قصیدہ

زمزمی لے کے چلا میں طرف خم قدمی
نشہ میں لب پہ یہ تکرار خوشا کے بدل

تنقید

زمزمی لیکے چلے تم تو یہ نشہ کیسا
کوئی کیا سمجھے بھلا مصرعہ ثانی کی زٹل
آب زمزم میں کہاں نشہ ہے۔ توبہ توبہ
زمزمی کا ہے کو ٹھیرے کی وہ ہوگی بوتل

نقد

کیا اثر تا ہے حب علی کا نشہ
اسکے متوالون کو کیا چاہئے وقت اور محل

سیکدہ اس کا بلاشبہہ غدیر خم ہی — دوستون کو ہی یہ تریاق عدو کو حنظل
دیکھیے شان علی مین یہ محمد نے کہا — سبکے مولی ہین مرے مثل عیسے اکمل
مونھ سے نکلا تھا کسی شخص کے بخ بخ — بے دھڑک آپنے کیون کہہ دیا اسکو زٹل
زہر ہی لیکے چلا تھا طرف خم غدیر — اسلیئے نشہ تھا زہر کو یہان کیا مدخل
ہو جو مے خوار وہی خوب سمجھ سکتا ہی — کہ یہ ٹھرا - یہی وسکی کی ہی رنگین بوتل
کسکے مذہب مین بتا دیجیے جایز ہی نبیذ — دیکھیے اپنی کتابون کو جو شک ہو بہ محل
نام کیون لون مین بڑے لوگ بھی پیتے تھے مگر — بلکہ اس شغل مین کہیے انھین نمبر اوّل

ضرب

رفض اور حب علی جمع نہین ہو سکتے — اسلیے آپکا دعوی ہی سراسر مہمل
سبکے مولی ہین علی آپین تو کیا شک ہے مگر — لفظ مولی مین ہوئی عقل روافض مختل
مونھ سے اس شخص کے نکلا تھا بخ بخ — مشورت جسکی موافق تھی بوحی منزل
تہنیت اسنے ادا کی تو ہوے یہ الفاظ — موجب خرمی و نازا مام اوّل
باعث نشہ جو چلتا تھا سوے خم غدیر — زہر ہی لیکے چلا کہنے کا تھا کون محل
ہو گا شاید یہ ارادہ کہ پھر وہم اسمین — آپ زہر کو بہا کر اسی جقر کا وحل
لاے حنظل کو مقابل مین جو تریاق کر ہم — ہو گیا حکمت شعری کا سفاہت سے بدل
ایک ہین آپکے نزدیک اگر خمر و نبیذ — پھر تو بیشک ہے دماغ [illegible] خلل
فقہ شیعہ مین وضو بھی تو ہی جایز بہ نبیذ — دیکھ لو اپنی کتابون کو تو شک جاے نکل
نام لیتے ہوے کیون شرم تمھین آتی ہی — ہان کہو کون تھے اس شغل مین نمبر اوّل
لیکن اتنا بھی رہے یاد جو ہی خوف خدا — لعن جھوٹون پہ ہوا درج کتاب منزل

قصیدہ

دیر سے تاک مین ہین ساغر مے کے ہم رند — دے جو دنیا ہو کرا [illegible] بے کل

تنقید

یہ تو ہی صاف مقام طلب و رجا سوال — دیر سے تاک مین ہونیکا نہین ہی یہ محل

تھے دیکھو النجم ۱۲

نقد

ساغرِ مے کو طلب کرتے ہو اور کہتے ہو
دیر سے تاک میں ہیں۔ قول ہے یہ بے اٹکل

حالت منتظرہ کا فقط اظہار ہے یہ
سمجھے کیا آپ خدا جانے۔ ہے حیرت کا محل
ساغرِ مے کی طلب میں یہ کہا ہے میں نے
دیر سے تاک میں ہوں۔ قول نہیں بے اٹکل

ضرب

حالت منتظرہ ہوتی ہے ظاہر۔ لیکن
تاک میں ہونے سے یہ پہلو بھی آتا ہے نکل
کہ اگر دے گا نہ ساقی تو اڑا لوگے تم
اسلیئے جائے طلب میں نہیں اسکا ہے محل
اب بھی آئے نہ سمجھ میں جو زبان کا نکتہ
لکھنؤ جا کے کسی اہل زبان سے کر حل

قصیدہ

دے وہ مے نشہ میں رستہ بھی جو بھولوں شب فکر
ہر قدم داغ جگر بڑھ کے دکھائے مشعل

تنقید

مے کی تعریف ہوئی اس سے بھلا کیا ظاہر
بڑھ کے داغ جگری نے جو دکھائی مشعل

نقد

شعر کا میرے جو مطلب ہے وہ سمجھے نہیں آپ
کیوں دکھایا ہے اظہار لیاقت کس بل
نشہ میں راہ بہک جاتے ہیں اکثر سمجھے اہل
دن ہو یا رات گلستان ہو یا ہو جنگل
طالب اس بادۂ خوش کیف کا ہوں ساقی
جسکے نشے میں نہ ہو راہ بہکنے کا خلل
اور بالفرض جو بہکوں بھی خصوصاً شب فکر
خود مرا داغ جگر بڑھ کے دکھائے مشعل
کیا ہے یہ مرتبہ ہر نشے کو حاصل
کیا نہیں ہے صفت بادہ یہ بے سقم و خلل

ضرب

ظلمت فکر میں کیا دور کی سوجھی تمکو
جیسے چیستان ہے اندھیری کی اور اندھوں کی مثل
ٹھوکریں کھائی ہیں تاویل میں تم نے کیا کیا
عقل کے اونٹ کی پھر بھی نہ ہوئی سیدھی کل
پہلے ثابت کرو داغ جگر و مے کا ربط
تا کہوں معنے مفروضہ بہم دست و بغل
مے جو گمراہ کرے یا کہ بھلا دے رستہ
کیا غرض داغ جگر کو کہ دکھائے مشعل

چور کی داڑھی کا تنکا نہین دیکھا اُسوقت ‌‌ جب اماموں پہ لگی تہمت دزدی عسل[۵۱]

ہے امامت کا تو کیا ذکر الوہیت مین بہ ‌‌ ڈال رکھا ہے تمھارے ہی اکابر نے خلل

ہے کہین جہل و بدا - اور کہین اُنکے کذب ‌‌ ان عقیدون مین سراسر ہے ضلال و ضلل

انبیا کے لیئے وارد ہین روایات قبیح ‌‌ دیکھ لو اپنی کتب کرکے بیان طول امل

جبکہ تم ہو ہی نہین رافضی مادر زاد ‌‌ سنیون مین ہوے پیدا ہے سنی اول

پھر ہی حب علی گھٹی مین پڑی کیونکر ‌‌ ٹھیرے تم شیعون کے نزدیک غلط گو مہمل

لفظ مطلق کے معانی مین یہ حجت ہے فضول ‌‌ نہین منطق کو تھا ورنہ ابھی مدخل

قصیدہ

جز علی کون رہا جنگ احد مین قائم ‌‌ اسکے خندق مین کیا کفر کا قصہ فیصل

جسکی مثل مہ نو بدر مین کس کی شمشیر ‌‌ کسنے کفار مین تو ایسے ڈالی ہلچل

غیر فرار کا خیبر مین ملا کس کو لقب ‌‌ جز علی کون ہوا فاتح صفین و جمل

آجتک ضرب مثل معرکہ خندق ہے ‌‌ کہ دو عالم کی عبادت سے تھی اک ضرب افضل

جز علی کون ہوا قاتل کفار عرب ‌‌ جز علی کون ہوا ناسخ ادیان و ملل

تشبیب

فرض و واجب تو نہین مدح علی مین تم پر ‌‌ ذکر بدر و احد و خندق و صفین و جمل

آپ نے سمجھے اُسے ذکر ارا بالشک لیکن ‌‌ کچھ شجاعت ہی نہین مایۂ فخر اکمل

علم و عرفان و کمال علوی تھا کچھ اور ‌‌ یاد ہے تم کو فقط حرب و غا جنگ و جدل

تمہید

ترک واجب ہی اگر ذکر شجاعت نہ کرون ‌‌ کہ خصائص سے علی کی ہے یہ وصف اکمل

جو جہاد مین وہی ذکر و غا کرتے ہین ‌‌ تشنہ جنگ ہے نامردون کو پیغام اجل

جانتا ہون کہ ہے کیون طبع گرامی پہ گران ‌‌ ذکر بدر و احد و خندق و صفین و جمل

جھیپ جاتی ہوگی ذکر و غا سے اب تک ‌‌ یاد آجاتی ہے جب حالت پیران دغل

[۵۱] امام حسین علیہ السلام کا واقعہ جو انھون نے بیت المال سے شہد لیا تھا اور حضرت علی نے رعایۃ سزا دی دیکھو کتاب ...

ضرب

ترک واجب نہ کرو ذکر شجاعت ہی کرو
گو کہ معنی شجاعت سے ہو تم خود اجہل

لو بہادر بنو اذکار وغا سے لیکن
شرط یہ ہے کہ اکا ذیب نہ ہون مستعمل

بے خبر کم ہو مغازی و سیر سے قطعاً
ہی تمھارا تو اکا ذیب ہر اک پہ عمل

بدر مین کتنے کیئے قتل علی نے تبلاؤ
کتنے مقتول احد مین تھے بیان ہو مقتل

ہو جو تعداد یہ کشتون کی شجاعت کا مدار
کیا یہ ممکن ہی کہ خالد سے علی ہون افضل

کون خالد جنھین کہتے تھے نبی سیف اللہ
یہ وہ لاسیف نہین جسکی سند ہے مہمل

ماؤ و احد جو خدا کو تو کہو یوم احد
سعد وقاص کا بہتر تھا علی سے بھی عمل

پھینکیے جا تیر۔ فدا تجھپہ ہون میرے مان باپ
سعد سے کہتے تھے ہم اسدن یہ نبی مرسل

حمزہ و مصعب و طلحہ ہون کہ سعد بن معاذ
سعد وقاص سماک اور وہ علی اکمل

سب کے سب کہتے تھے سید انھین جہاد کی
مشترک سب مین شجاعت کا ہی وصف اجل

یاد خالون سے لیے ہو تو ہو یہ مایۂ ناز
شیر حق کے لیئے کچھ فخر نہین جنگ جمل

باصفا جن کو سمجھتے تھے نبی اور علی
تف ہی تم پر کہ انھین کہتے ہو پر از دغل

تنقید

سب تھے غازی و مجاہد وہ مہاجر انصار
ایک سے ایک تھا بہتر زرۂ حسن عمل

نقد

موںھ سے سب کہتے ہوے شرم نہ آئی تجکو
حیف تف ایسی ڈھٹائی پہ ہی زیبا ہر پل

کیا ہی غازی و مجاہد مین شمار ان کا بھی
بھاگنے مین تھے جو ہر ایک سے نمبر اول

چھوڑ دین جنگ مین محبوب الٰہی کا جو ساتھ
آپ کہیے انھین بہتر زرۂ حسن عمل

جست و خیز ایسی ہوئی بعض سے تا ہم جنگ
کہ زبان زد ہی ابھی تک یہ کوہی کی مثل

ضرب

یہ کہیں جا کے بصرہ مین اڑاو صاحب
کہ وہان کے حمقا مان لین تم کو اعقل

ہم بھلا سنتے ہین کب یاد ہوائی تقریر
انھین باتون کے لیئے گو زشتر کی ہی مثل

ساتھ اُس سرورِ آفاق کا کس نے چھوڑا
بھاگ جانے میں بھلا کون تھا نمبر اوّل

کون مانے گا وہ طبری کی روایات ضعیف
جن کا راوی ہو سدی یا کہ ہوں ابن مفضل

مستند ہوں جو تواریخ و سیر دکھلاؤ
یا کرو پیش احادیث رسولِ مُرسل

لیکن اس کا بھی رہے دھیان کہ مفرور وہ تھیں
کہیں ہو جائیں نہ داخل وہ امامِ اول

بھاگنا کافروں سے جبکہ ہو جنگ میں کب
مسئلہ ہے شرائع کے بھلا کیسا عمل

اور وہ مسئلہ کیوں وضع ہوا یہ دیکھو
ہو صراحت سے تو ابلغ یہ کنایہ مجمل کر

تنقید

جز علی کون ہوا قاتل کفار عرب
دیکھو تاریخ و سیر کو تو یہ عقدہ ہو حل

نقد

خیر تاریخ و سیر کی ہیں کتابیں جتنی
ہیں سے مقصود وہ ہیں دال بطور اکمل

ایک دلیل سے رسالہ میں دکھا دی کوئی
کی ہو اصحاب ثلثہ نے کہیں جنگ و جدل

ضرب

معرکوں میں خلفا بھی رہے حاضر بالذات
دیکھو اخبار مغازی تو یہ شک جائے نکل

اور بالفرض نہ کی جنگ تو کیا نقصان ہے
وزرا سے کبھی ہوتے ہیں مجاہد افضل

تنقید

کون سی شرع کے بانی تھے جناب حیدر
کسطرح آپ ہوئے ناسخ ادیان و ملل

نقد

کیا نہیں محو کئے آپ نے باطل مذہب
کیا نہیں تیغ سے حیدر کے ہوئے عقدے حل

جو کہ ہو ماحی ادیان زبوں دنیا سے
اسکو ہم کیوں نہ کہیں ناسخ ادیان و ملل

صاف قرآن و احادیث سے یہ ثابت ہے
کہ جہاں میں ہیں علی نفس رسول مرسل

بانی شرع محمد سے تھے جناب حیدر
ناخن تیغ سے سب دین کے عقدے کئے حل

ضرب

وہی زق زق وہی بق بق نہ دلیل و نہ ثبوت
ہوش کی لیجئے خبر لو یہ بیان ہے کہ زٹل

محو حیدر نے کیا کون سا باطل مذہب — کتنے ادیان کے ناسخ ہیں امام اول
تھی فقط ذات نبی بانی شرع اسلام — تھے فقط ختم رسل ناسخ ادیان و ملل
اور جو تھے یاور و ناصر خلفاؤ اصحاب — ایک تھے ان میں علی بھی۔ چلو قصہ فیصل
نفس کے معنی تفاسیر میں دیکھو پہلے — ہم بتا دیتے مگر یہ نہیں اسکا ہے محل

تنقید

عہد میں آپکے مفتوح ہوے کتنے بلاد — کتنے ملکوں سے اٹھا کفر و ضلالت کا عمل

نقد

کب ملا آپ کو موقع کہ کریں فتح بلاد — خانہ جنگی ہی سے فرصت نہیں پائی اک پل
عائشہ سے کبھی و غا گاہ بن سفیان سے — کبھی صفین کا جھگڑا اٹھا کبھی جنگ جمل
جو بلاد عہد رسالت میں ہوے ہیں مفتوح — سب کے سب تیغ کی حیدر کے نہیں تھے کیا پھل
ہی اگر عہد رسالت میں کوئی فتح و ظفر — ختم وہ نام پہ ہی حیدر صفدر کے عمل

ضرب

خانہ جنگی تھی پس از قتل جناب عثمان — تینوں عہد و تین خلافت کے نہ تھا اسکا خلل
لیگئے خلق سے تشریف جو محبوب خدا — تیغ سے دست ید اللہ ہی کیوں ازل
وہ پیمبر کی دعا اور وہ تائید الہ — نصرت فوج ملک غازیوں کا جہد و عمل
سب تھا بیکار و عبث - کافی تھی تیغ حیدر — سوچو کیا کہتے ہو۔ کیوں عقل میں آیا ہی خلل
کام جو ملکے ہزاروں نے کیا تھا اسکو — جو کوئی ایک کا سمجھے وہ ہی اکذب اجہل

تنقید

کسنے پھیلائی ہی دنیا میں ضیائے اسلام — ظلمت کفر کو ہی کس نے کیا مستاصل

نقد

کسنے پھیلائی ہی خیر اسکو تو سب جانتے ہیں — کر دیا ہاں یہ کہے ہم کسنے کیا ہے مشکل
ضرب وہ تیغ شرربار علی ہے جسنے — ظلمت کفر کو دنیا میں کیا مستاصل
نور سے احمد و حیدر کے ضیا سے اسلام — ہی زمانہ میں جو شک اس میں کرے ہی مہمل

ضرب

تم نے پھیلائی قصیدہ مین جو تاریکیٔ جہل — کر دیا ہم نے یہ تنقید اُسے مستاصل
نقل تنقید مین کرتے ہو جو بوڑھے غرے — ایسے پرچا ہرگز تہذیب و متانت مین خلل
نور سے احمد و حیدر کے تھین کیا مطلب — جبکہ ہو تھہر الٰہی سے قلم اعماے ازل
ہو ولی شامت ردّ سے تمھارا طاغوت — ہے یہ اخراج من النور ہی کا تو عمل
ظلمت کفر کو وہ تیغ مٹائی کیو نکر — زنگ خوردہ رہا پچیس برس جسکا پھل

تنقید

سچ کہو وہ سپہ کفار اشدا تھے کون — آئی کسکے لئے قرآن مین کزرعٍ کی مثل

نقد

آپ کیا سمجھے اشدائے سے ہین کون مراد — کیا ہین وہ لوگ جو بھاگے دم پیکار و جدل
شان مین اس کی یہ آیا ہے کتاب مین دیکھو — ضرب سے طاعت کونین سے جس کی افضل
باغ دین جس کی ہے آب دم شمشیر سے سبز — ہے اُسی کے لئے قرآن مین کزرعٍ کی مثل

ضرب

واہ کیا علم ہے تفسیر کا ما شاء اللہ — واہ کیا خوب سمجھتے ہو کتاب منزل
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ صرف علی تھے تنہا — صیغہ جمع کا واحد سے ہوا خوب بدل
رحما اور اشدا کا ہے وہ احد مصداق — ایک ہی نفس پہ صادق ہے کزرعٍ کی مثل
ہمبر ین طرز جو قرآن مبین را خوانی — ہے کلینی مین جو در باب جہاد و دعوت
صاف لکھا ہے کہ اتباع نبی کے اوصاف — ذکر کرتا ہے اس آیت مین خداوند اجل
کون وہ قوم تھی جسکو کہ اولی باس شدید — کہتا قرآن منزل مین ہے خلاق ازل
دعوت خلق الی اللہ تھی کس کا منصب — اور جہادون سے کیا کسنے کمل وہ عمل

تنقید

جز علی کس کی خلافت تھی ضروری ایسی — کہ ہوئی آیہ بلّغ سے سوکنا یہ محل

تنقید

ذکر ہے آیہ بلغ کا یہان بے موقع
مدح لکھو مگر ایسی تو اڑا او نہ زٹل

دیکھو تفسیرون مین اس آیہ کی تم شان نزول
تا کہ لاحق نہ رہے چشم عقیدت کو سبل

نقد

مقصد آیہ بلغ مین بھی ہی تم کو کلام
جز جہالت اسے کیا سمجھینگے ارباب عمل

ہو چکی ہین فریقین مسلم جو بات
اُس مین تکرار عبث چون و چرا ہی مہمل

مین بتا دون گا۔ پتہ دون گا تفاسیر کا بھی
تا کہ باقی نہ کسی کو رہے حجت کا محل

درمنثور جو تفسیر ہے اُس مین دیکھو
عین مضمون یہ عینی مین بھی آئے گا نکل

دیکھین اسباب نزول آپ پئے شان نزول
بحث کیا اُسمین مفصل ہی کہ اُسمین مجمل

واحدی ہی نہین اس راہ کا سالک تنہا
ہم قدم حافظ و رازی بھی ہین با صد تجمل

منزلت صاحب حلیہ کی تو ہوگی معلوم
پہنچے ہے جا بہ تفسیر کلام منزل

ہی غزالی کی عبارت جو حواشی مین رقم
دیکھیے اُسکو اگر ہو نہ بصارت مین خلل

ابن مسعود جو فرماتے ہین وہ بھی سن لو
کہتے ہین زندہ تھے جس وقت نبی مرسل

نام حیدر مع مولا تھا اس آیت مین رقم
بعد احمد کے گیا نام علی اس سے نکل

باب مین اُسکے جو تحریف [illegible]
اب بھی شک ہو جسے انصاف مین اسکی ہی خلل

خود ہی ایمان سے کہدو کہ تھین قرآنکی قسم
کسکے باعث سے یہ قرآن مین ہوا رد و بدل

ضرب

مقصد آیہ بلغ نہ کیا تم نے بیان
لکھے فقرے تو بہت با وہ ہوائی مہمل

ہے وہی شیوۂ تدلیس وہی عادت کذب
جسنے بنیاد کو مذہب کی کیا مستاصل

ہو چکی ہین فریقین مسلم کیا بات
شرح کچھ اُسکی کرو چھوڑو نہ اُس کو مجمل

حلیہ و واحدی و عینی و درمنثور
تم نے دیکھی ہین یہ تفسیرین بچشم اکحل

تم سمجھ سکتے ہو معنے حدیث و تفسیر
تم سے غزالی و رازی کی عبارت ہوئی حل

اب چھچھوندر بھی لگاتی ہے چمیلی کا تیل
صادق آتی ہی انھین دعوو نپہ بالکل یہ مثل

بوجھ لادا جو کتابون کا تو حاصل کیا ہے
حمل اسفار تو ہی کار حمار ارذل

کس مفسر نے یہ لکھا ہی اس آیت کے لئے
کہ خلافت کی ہی نص بہر امام اول

کس محدث کا ہی یہ قول کہ یہ آیہ پاک
شان مین حضرت حیدر کی ہو اتھا منزل

ثعلبی کی وہ حدیث اور وہ حافظ کا قول
مانتے کب ہین جو اس فن کے محقق ہین اجل

سب کے نزدیک روایت و درایت سے ہے
حرث فہری کا وہ افسانہ دروغ اور مہمل

سر عالم نہین تصنیف ہی غزالی کی
افترا اُن پہ ہے یہ از رہ تدلیس و دغل

ہو موالات اگر مقصد بلغ بالفرض
اُسکو اثبات خلافت مین بھلا کیا مدخل

ابن مسعود کا جو قول کیا تم نے ہے نقل
اُسکے اسناد صحیحہ[1] کو نہ چھوڑ و مہمل

منکر صحت قرآن ہی فریقین مین کون
اُسکے نزدیک محرف ہی کتاب منزل

کی شکایت ہو جو نام اپنا نکل جانیکی
لاؤ دکھلاؤ کوئی قول امام اول

نقد

لفظ مولی کے معانی مین بھی حجت ہی فضول
دیکھو قرآن مین ہو جائے گا یہ عقدہ حل

انما سے ہی جو آغاز وہ آیت دیکھو
سورۂ مائدہ مین کہتا ہی خود عز وجل

کہ تمھارا ہی ولی صرف خدا اور رسول
اور وہ ایمان جو لائے ہین بوجہ اکمل

جن سے قائم ہی صلوۃ اور وہ دیتے ہین زکوۃ
جبکہ راکع ہون ہم طاعت خلاق ازل

ہی تفاسیر مین مذکور کہ یہ آیۂ پاک
شان حیدر ہی مین آیا ہی نہین شک کا محل

ثعلبی ہو کہ حسینی ہو کہ نیشاپوری
تینون تفسیر مین ہین بیضاوی ہی بہ حدیث و نقل

یعنے مسجد مین نبی کی کیا سائل نے سوال
طاعت رب مین تھے اُسوقت علی اکمل

آپ نے دیدی انگوٹھی اُسے بروقت رکوع
اک گدا ہو گیا رتبہ مین سلیمان بہ مثل

بعد حیدر کے ہوئے اور بھی جو گیارہ امام
سب ہوئے ہادی دین مثل امام اول

جمع لفظا ہی اسیواسطے اس آیت مین
تا کہ یعنے یہ رہے شامل ہر فرد اجل

منحصر ہو گئے خود حصر سے معنی ولی
رب مین احمد مین علی مین نہین کچھ شک کا محل

[1] قطع نظر صحت اسناد سے یہ کسی روایت مین نہین ہی کہ حضرت علی کا نام اس آیت مین نازل ہوا تھا کسی نے از راہ تحریف نکال ڈالا جیسا کہ آپکا [illegible]

[illegible]

ضرب

تم بھلا اسکے ہوا ؤ ولی کیا جانو بہا — عالمون سے نہ ہوی جبکہ یہ عقدہ کبھی حل
متصرف ہین کہان معنے لفظ مولے — ان معانی مین کہان لفظ یہ ہے مستعمل
جسقدر کرتے ہین اتبک علماے شیعہ — ہوش اس آیہ کے معنی مین ہین سبکے مختل
دیکھتے ہو نہ سباق اور نہ سیاق آیت کا — محض تاویل پہ تسویل پہ رکھتے ہو عمل
مومنون کی ہی موالات کا آیت مین بیان — کچھ بھی تخصیص نہین پھر امام اول
اہل بیان کے جو اوصاف ہوی ہین مذکور — جسمین ہون وہ ہی ولی اسمین نہین شک کا محل
نہین ثابت ہے انگوٹھی کی عطا وقت رکوع — اس روایت کی اسانید مین پیدا ہی خلل
ثعلبی و واحدی و ابن مغازی کا بیان — معتبر کب ہے بہ پیش علماے اکمل
اور علامہ حلی کا وہ قول اجماع — فی علی نزلت ہو چکا ثابت ابطل
جو بہ ارق مین لکھا ہی وہ سراسر ہی غلط — کب ائمہ کا اس آیت کے موافق تھا عمل
دی ہو انگشتری کس کس نے بہنگام رکوع — لاؤ گر جھوٹی روایت بھی کوئی آئے نکل
جبکہ محروم ولایت سے رہے گیارہ امام — فائدہ کیا جو ولی ٹھیرے امام اول
دوست بنتے تو ہو لیکن ہو محب نادان — تم سے خوش ہون گے بھلا کب وہ علی اکمل

نقد

رہ گیا امر خلافت مین جو باقی جھگڑا — ٹھیرو دم بھر مین ہوا جاتا ہی وہ بھی فیصل
دیکھیے چند کتابون کا پتہ دیتا ہون — سنیون ہی کی ہین غیر ونکو نہین کچھ مدخل
دیکھیے بیہقی و ابن ابی حاتم نے — اپنی تفسیر مین جو لکھی ہین بہ طرز مجمل
ثعلبی ابن جریر اسکو ہین لکھتے باہم — اور تفسیر معالم مین بھی آئے گا نکل
طبری ہو کہ ہو تہذیب معارج دیکھو — نقل کامل کے ہین ان ارہ مین فرد اکمل
کنز عمال و دلایل مین بھی تحریر ہے سب — لکھتے ہین آپکے پھر خاص امام حنبل
حکم رب پیش نبی لائے یہ اکدن جبریل — کر عزیزون پہ بھی تبلیغ رسالت بہ محل
مجتمع سب کو کیا آپنے بعد اسکے ہوے — یون گہر سنج لب لعل نبی مرسل ہ

بھائی میرا یہ خلیفہ ہے وصی ہے میرا
شور سے جا جا کے سقیفہ میں کیا کیجیے آپ
یہ علی دونوں جہان میں ہے امام اول
ہو چکا پہلے ہی یاں امر خلافت فیصل

ضرب

ہیں فضائل میں حدیثیں جو صحیح اور سقیم
آپ نے جو باب خلافت میں کرے استدلال
تا ہم گنوائے کتابوں سے بہت سے تم نے
پر تمیز اتنی کہاں تم کو کہ دیکھو سمجھو
اور احادیث میں ہے کون قوی کون ضعیف
دیکھو علامہ حلی کی وہ تالیف لطیف
اسکی تردید ابن تیمیہ کامل نے
کچھ خبر بھی ہے تمھیں - یہ کہاں کب کس وقت
اور انذار کی تعمیل ہوئی تھی کیونکر
کسقدر فصل زمان انذر و فتح میں ہوا
علم تفسیر کا تم کو ہے نہ کچھ علم حدیث
دین اسلام کی تمکین نہ ہوگی ہرگز

سب کی سب وہ ہیں کہاں قابل اذعان عمل
اہل تحقیق اسے سمجھینگے بے شک مہمل
تاک جا میں جہلا تم کو محقق اکمل
مستند کونسی تفسیر ہیں ہیں سقیم و خلل
کون موضوع روایت ہے بقول فیصل
ہے یہی منہج ثالث کی دلیل اول
کی ہے منہاج میں کسطرح بطرز اکمل
آیت انذار عشیرت کی ہوئی تھی منزل
جمع تھے کتنے عزیزان نبی مرسل
اور اس وقت تھی کیا عمر امام اول
سن کے بس نام کتابوں کے اڑاتے ہو چل
شور سے امر خلافت کبھی نہ ہوگا فیصل

نقد

منحصر کچھ نہیں اسلام کی تاریخوں پر
کارلایل نے جو لکھی ہے کتاب ہیرو ز
ڈیونپورٹ اس کو بتحقیق رقم کرتے ہیں
کیا گبن کی بھی نہیں لکھی ہے تم نے تاریخ
غیر قوموں نے بتحقیق اسے مان لیا
موت ہے سر پہ کھڑی سمجھیے توبہ للہ
قبر میں جاتا ہے انصاف کا پہلو نہ چھٹے

ہے یہ تصدیق نصاری کی بھی بصدق عمل
دیکھیے اس کو سمجھ جائیں پہ عقبیٰ کی کل
نیز [illegible] اگر ہے نہ رہے شک کا محل
سب یہ کہتے ہیں کہ حیدر ہے خلیفہ اول
اب تو مجھ کو بھی ہے خدمت میں گزارش کا محل
کیونکہ مختار ہے تو آپ ہے خلاق اجل
ہے مناسب کہ ہو ملت حقہ پہ عمل

ضرب

تم کو ہی نام کی صحت نہ زبان کا ادراک کیا گبن اور ڈیونپورٹ سے تم پاؤ گے پھل
نقد ایمان دیا رشوت مین تو ڈگری پائی چند انگریزون سے جن کا ہے بیان بے اصل
تم نہین جانتے شاید کہ یہ اہل تثلیث تینون عہدون مین ہوے خستہ و خوار از خلل
آجتک سینون مین وہ کینہ دیرینہ ہے جس کا اظہار بھی ہوجاتا ہے بروقت محل
اس سے گر قطع نظر ہے تو فقط یہ دیکھو کون سا ان مین محدث کہ مفسر ہے اجل
کار لائل کا بیان اب تو یہ انداز حدیث مجلسون مین سر ممبر بھی ہین کرتے خذل
ہم تو ہین مانتے ارشاد حدیث و قرآن تم کرو شوق سے اقوال نصاری پہ عمل
مگر اتنا تو سمجھ لو کہ ان اقوال کی قدر خطبون سے نہج بلاغہ کے ہے اکثر افضل
موت ہے سر پہ کھڑی سوچ لو کیا دوگے جواب جب قیامت مین یہ پوچھینگے علی اکمل
ہم نے تو کی تھی اطاعت ہو تم کیون منکر پھر گئے کیون خلفا سے بخیال مختل
یاد رکھو کہ نہ پاؤ گے عقوبت سے نجات نہ کیا تم نے اگر ملت حقہ پہ عمل

قصیدہ

جز علی کون ہوا عالم علم قرآن بجز علی کسنے کیا سنت احمد پہ عمل

تنقید

تم تو قرآن کو کہتے ہو بیاض عثمان جسکے عالم تھے بھلا پھر وہ امام اول
اور کوئی دوسرا قرآن ہو تو دو اسکا نشان جس مین تحریف و زیادت سے نہ آیا ہو خلل
سنت احمد و قرآن سے تم کو کیا کام فخر زیبا ہے کسے انپہ جو رکھتا ہو عمل
سنت پاک رسالت کے اگر ہو پابند اہل سنت کے طریقہ پہ چلو سر کے بل

نقد

لیجے دیتا ہون نشان آپکو اس قرآن کا جسکے جامع تھے بصد شوق امام اول
اپنے ہی دست مبارک سے اسے لکھا تھا جبکہ زندہ تھے زمانہ مین نبی مرسل
دیکھو تاریخ سیوطی تو ہویدا ہو یہ حال صاف صاف اسمین ہے تحریر نہ لغزش نہ زلل

ہے وہ موجود مگر چشم خلائق سے نہان — کچھ نہ کچھ اس میں بھی ہے مصلحت عز وجل
نفع ہر مطبع کفار ازین بیش نبود — انچہ عثمان کرد از جمع کتاب منزل
ساتھ قرآن ہے علی کے تو علی ساتھ اسکے — دیکھو مشکوۃ مصابیح کہ عقدہ ہو حل

ضرب

واہ کیا خوب دیا تم نے نشان قرآن کا — جو ہمیشہ رہا امت کی نظر سے اوجھل
جس میں آیات تھیں از روی عدد دہفدہ ہزار — حجم میں ران شتر سے تھا زیادہ بوجھل
اپنے ہی عہد میں کرتے اسے رائج اے کاش — سخن حق کو چھپاتے نہ امام اول
ہوتی گمراہ نہ امت نہ ائمہ حیران — مومنوں کا ہی قرآن پہ رہتا جو عمل
ہو نہان چشم خلائق سے جو فرقان حمید — نہ رہے ہاتھ میں امت کے جو پہلا ہی نقل
پھر بھلا کس سے تمسک ہو سکا تو کہا — کیسے محفوظ رہے دین خدا عز وجل
برسر دوش ائمہ مفگن اے نادان — وزر آثام ز اخفائے کتاب منزل
کیسی تاریخ سیوطی تمہیں معلوم نہیں — لکھ چکے ہیں جو تمہارے علمائے اکمل
مرتضٰے اور وہ طوسی وہ صدوق ثقہ تھی — سب تھے قائل کہ یہ قرآن ہے بے نقص و خلل
تھا یہ عثمان کی کوشش کا تصدق ورنہ — پاتے قرآن کی بیعت نہ امام اول

نقد

سنت پاک محمد سے تمہیں کام ہی کیا — سنت حضرت شیخین پہ بیشک ہے عمل
ہوگا شاید عمل غصب فدک بھی سنت — جس سے آزردہ ہوئیں بنت نبی مرسل
نام قرآن کا لیتے ہو تو جی جلتا ہے — کسنے قرآن کو جلایا تھا ہے غیرت کا محل

ضرب

خلق میں سیرت شیخین نہ ہو کیون مقبول — سنت پاک محمد ہی پہ تھا ان کا عمل
جیسا معمول پیمبر کا تھا در باب فدک — وہی جاری رہا عہد خلفا میں بہ محل
سنکے ارشاد نبی ہوگئیں راضی وہ جناب — کیسی آزردگی بنت نبی مرسل
دیکھو تقسیم ابن علی کی وہ کتاب مصابیح — دیکھو تاکہ نہ باقی رہے کچھ زیغ و زلل

نقد ضرب قصیدہ تنقید نقد

تو نے غضب فدک پھر جو کبھی تم نے پڑھا
نسخۂ غیر صحیح کا بجا تھا احراق
کیون نہ ہو قعر جہنم مین تمھارا مسکن

گریۂ اہل عزا خندہ سے جائیگا بدل
طعن قرآن کے جلانے کا ہے بالکل مہمل
نام قرآن کا سنتے ہو تو جاتے ہو جل

نون کا احمد و قرآن مین کیا کیون اعلان
تھا اسی طرح سے اعلان کا موقع بیجا

عربی کا تھا نہ جملہ نہ ضرورت کا محل
جسطرح شیوۂ انسان نہین ہے مین تھا محل

جز علی کسنے پڑھا سورہ تو بجا کرا

ایسے موقع پہ جہان جمع تھے لاکھون اجہل

سورہ تو یہ ہے اک محضر فضل صدیق
شرح تھی اسکی زبان علوی سے موزون
شکر یزد کہ سخن حق ہو زبان پر جاری

ثانی اثنین کے وہ متن متین و مجمل
دوسرا کوئی نہ تھا ایسا فصیح و اکمل
عقدۂ فضل ابی بکر ہو ایسا حل

سورہ تو یہ کہا فضل ابو بکر کہا
سمجھے کیا غیر سوا اسکے کہ الٹی ہے سمجھ
محضر و متن متین شرح و زبان علوی
پیشگاہ نبوی سے تو جناب بو بکر
ناگہان جانب حق سے ہوے نازل جبریل
کار تبلیغ رسالت ہے نہایت دشوار
یا پڑھے جا کے نبی خود اسے بانفس نفیس
دیکھو تسلیم کہ نہین نفس نبی غیر نبی
جبکہ ترجیح ہوئی سب پہ تو اسلیے خرد

توبہ توبہ یہ عقیدہ ہے نہایت مہمل
کرے تفضیح کو تفضیل سے جب کوئی بدل
سمجھے کیا کوئی مفصل ہے کہ یہ ہے مجمل
متعین ہوے اس امر اہم پر اول
اور یہ کی عرض کہ ہے حکم خدا و عزوجل
کسطرح ہر کس و ناکس سے ہو تعمیل عمل
یا اسے دے کہ جو ہو نفس نبی مرسل
نفس احمد پہ ہے ترجیح کسی کی مہمل
ہو گئے آپ ثلاثہ سے بھی بیشک افضل

[illegible]

ذات افضل پہ ہو مفضول کی ترجیح فضول
ایک سورہ کی بھی تبلیغ کے قابل جو نہ ہو
عقل انصاف سے دیگی نہ کبھی یہ فتوی

جز علی کون ہے احمد کا خلیفہ اول
جسکو معزول کرے مالک رب عزوجل
کہ خلیفہ وہ بنے بعد نبی مرسل

ضرب

کیا نہیں سورہ توبہ میں ہے مدح صدیق
مختصر و متن میں شرح و زبان علوی
قصۂ غار ہے مذکور اسی سورت میں
اذہما سے ہے عیاں غار میں تھے وہ دونو
ثانی اثنین سے وحدت کا عجب راز کھلا
صاحبیت تھی نبی کی تو معیت حق کی
جس کی اُلٹی ہو سمجھ اس سے خدا ہی سمجھے
جب پڑھے نفس نبی جا کے فضیلت کا بیان
تم نے لکھا ہے جو قصہ وہ سراسر ہے دروغ
کون تبلیغ رسالت پہ ہوا تھا مامور
سال ہجری تھا نہم اور امیر حج تھے
مقتدا وہ تھے نماز و نہیں بھی اور حج میں بھی
نہ تو معزول ہوے اور نہ واپس آئے
بعد میں اسلئے بھیجے گئے شیر یزدان
کیونکہ گھر والوں کی شرکت کے بغیر اہل شرک
پوچھا صدیق نے ان سے "امیر ام مامور"
اس بیان میں جو ہو شک جا کے کتابیں دیکھو
کون کہتا ہے کہ تاذین برات کا کام تھا
ہاں یہ دیکھو کہ امامت کا ملا کس کو شرف

یہ تراجمہ کہ ہے یا واقعی تم ہو اجہل
آؤ سمجھو یہ صراحت وہ اشارے مجمل
دیکھ لو ہے اگر ایمان بکتاب منزل
جن میں ثانی تھے ابوبکر تو احمد اول
فرق دونوں میں سمجھتے وہ ہے ظاہر احول
نکتہ یہ صاحبیت اور معیت سے [illegible]
کیوں فضیلت کو فضیحت سے [illegible]
کیوں نہ ہو فضل ابی بکر موکد یہ محل
عزل اور نصب کا افسانہ ہے بالکل مہمل
لائے جبریل کہاں حکم خود اللہ اجل
وہ ابی بکر جو برحق ہیں خلیفہ اول
اس امارت کا ادا خوب ہوا فیصل
یہ تواتر ہے یہ معلوم نہیں شک کا محل
کہ جو تھا مشرکوں سے عہد وہ کر دیں مہمل
مانتے تھے نہ کسی عہد کا اعتبار اور [illegible]
میں ہوں مامور یہ بولے وہ امام اول
یا کہ ان لوگوں سے پوچھو جو ہیں عالم اکمل
ہے خلافت کی سند مہر علی اکمل
مرض الموت میں تھے جبکہ نبی مرسل

مقتدی ہوتے تھے کیسے وہ مہاجر انصار — سچ کہو کیا نہ تھے اُن سب میں امام اوّل
درمیان میں قدم آجائے تقیہ کا اگر — سر اخلاص عمل ہو ابھی پامال و غل

قصیدہ

جز علی کس سے تمسک کی ہوئی ہے تاکید — جز علی کس کی عداوت سے ہے ایمان میں خلل
جز علی نفس سفینہ سے مراد اور ہے کون — کشتی نوح کہا کس کو نبی نے بہ مثل
یعنی اس کشتی کے راکب کو ہمیشہ ہے نجات — غرق انجام تخلف ہے نہیں شک کا محل

تنقید

اہل بیت نبوی کی ہے محبت واجب — بالیقین اُن کی عداوت سے ہے ایمان میں خلل
حصر نجات علوی نص سفینہ میں کہاں — کشتی نوح فقط آپ نہیں ہیں بہ مثل

نقد

اہلبیت نبوی کی ہے سفینہ سے مثال — داخل اصحاب گرامی نہیں سمجھیں یہ مثل
کل ضروری ہوں تو جائز ہے ہر اک جز کیلئے — حصر کا لفظ ہو گر منفرد استعمل

ضرب

عام کو خاص کیا تھی یہ حماقت کیا کم — اُسکی توجیہ جو کی وہ بھی ہے پوچ اور مہمل
اہل بیت نبوی کون ہیں یہ بتلا دو — بس اسی بات پہ ہو جائیگا قصہ فیصل
کیا ہے اس لفظ کی تعریف معانی کیا ہیں — اسکا اور آل کا کیا ایک ہے مصداق محل
حضرت فاطمہ زہرا بھی ہیں داخل کہ نہیں — اور اولاد ائمہ کو بھی ہے کچھ مدخل
تم تو کیا سارے زمانہ کے روافض مل کر — دے نہیں سکتے جواب اسکا بعقل مختل

تنقید

یاد رکھو کہ ہیں اصحاب نبی مثل نجوم — اقتدا اُنکی رہ دین کے لیئے ہے مشعل

نقد

کچھ نہیں نص سفینہ سے تعلق اسکو — اور تعلق ہو تو ہوتے ہیں معانی مہمل
فلک قدر کے انجم نہیں اصحاب نبی — نحس ہیں بعض کو اک بھی نہیں شک کا محل

ضرب

کیون نہین بض سفینہ سے تعلق اِسکو
فلک قدر کے انجم ہین جب اصحاب نبی
اقتدا اُن کی بارشاد نبی ہی واجب

نہین انکار کی جا - ہی یہ تامل کا محل
سعد اور نحس کی تشکیک ہے کار زحل
تم ہو گمراہ اگر کرتے ہو جو تس پہ عمل

تنقید

ظلمت شب مین بصیرت اگر انجم کی نہ ہو

غرق ہی کشتی کا انجام نہین فلک کا محل

نقد

جانتے ہو ہی بصیرت مین بصارت مین جو فرق
ایک ہی دونون کے معنی ہین مگر فرق یہ ہی
جب تمھین نظم عبارت کا سلیقہ ہی نہین

جہل مطلق ہی تو بیکار ہے یہ رد و بدل
ثانی آنکھ اور ہے دل سے تعلق اول
تو بصیرت کا ہی موقع نہ بصارت کا محل

ضرب

زیرکی حجت و بینائی یقین و عبرت
تارے سب تکتے ہین پر نہین پہچانتے سب
جسکو جس سمت مین جانا ہو اندھیری شب مین
اب بھی سمجھو نہ بصیرت کا بصارت کا جو فرق

چند معنے ہین بصیرت کے نہین شک کا محل
اسلیئے لفظ بصیرت کا ہو استعمل
ہو جو پہچان تو انجم کو بنا لے مشعل
ہو تمھارے لیئے فی ہذہ اعمی کی مثل

نقد

کشتی نور ہوا لی کہ دخانی ہے جہاز
ہو بصیرت تو ستارون کی ضرورت نہ سمجھ
ایک ہی نور سے ہین خلق نبی اور علی
نور احمد کا بلا شبہ ہے نور یزدان
یون بھی انجم کی ضرورت کسی کشتی کو نہین
ورنہ لازم تھا شب ابر مین چلتے نہ جہاز

ظلمت شب سے ہو کیا اُسکی روانی مین خلل
ناخدایان ہی خداوند جہان عز و جل
شاہد اس قول پہ ہی مسند ابن حنبل
نور حق تارون کا محتاج ہو یہ ہے مہمل
قطب ہے سمت بتانے کو فقط وال و دل
کہتے ہر مرتبہ لنگر سے خلاصی کہ سنبھل

؎ مذہب شیعہ مین نجوم اور رمل وجفر کو علوم ائمہ کا ماخذ بتایا گیا قرآن کو چھوڑ کر ان خرافات کی پناہ لیتے ہین وماذا بعد الحق الا الضلال ۱۲

ضرب

بهت دن آیا ہی بالنجم کلام حق مین
اخر قسم نجم کی کهاتا ہی خدا عز و جل

بے بصیرت ہو ستارون کی اگر قدر نہین
منکر قول خدا ہو تو ہو بے شبهہ ضل

خلق جس نور سے ہی ذات نبی صلی علی
مظہر اس نور کے انجم بهی ہین بے نقص و خلل

کشتی صحرا مین ہی بیکار مگر شب کو نجوم
رکهتے خشکی و تری دونو مین یکسان ہین عمل

دیکه لو روضۂ کافی نقل اعمان سے
یہ بیان بعض روایات مین آ ہیگا کل

ماخذ علم امامت بهی ہے یہ علم نجوم
او جیسا تارون کے محتاج ہین یہ ذور نول

کشتیون کو نہین انجم کی ضرورت کیا خوب!
فن ملاحی مین بهی تم کو ہے اچها دخل

بحر مین قطب نما دور ہین اور لایٹ ہوس
کام کیون دین — نہ ہون تارے جو نظر سے او جهل

قطب اگر نجم نہین ہی تو وہ شاید ہو گا
مرکز دائرہ جہل بسیط اجہل!!

تنقید

اللہ اللہ وہ اصحاب نبی صلی علی
اپنے اوصاف مین جو رکهتے تهے مثل و بدل

ہین احادیث نبی انکے فضائل پہ گواہ
دال ہی انکے محامد پہ کتاب منزل

نقد

ایک لاٹهی سے سب اصحاب کو تم نے ہانکا
نیک و بد مین نہ کیا فرق - ہی حیرت کا محل

لکهو لکه تم کو دکها دون نہ یقین آئے اگر
یون بخاری مین ہی ارشاد رسول مرسل

نار دوزخ مین بہت جائینگے میرے اصحاب
اور مالک سے کہون گا یہ مین بر وقت و محل

یا خدا سب مرے اصحاب ہین یہ تو ہے گواہ
کہ ہین اب منتظر رحمت عز و جل

ہوگا یہ حکم منافق ہین سفارش نہ کرو یہ
کہ کیا بعد ترے سنت و قرآن پہ عمل

تب کہون گا مجهے کیا کام جہنم مین پڑین
تو بری ہی تو بری ایسے ہون ای رب اجل

نیک ؟ بهین سے جو ہین انکے لئے جنت ہے
اور بدکارون کا بیشک ہے جہنم مین محل

ضرب

تم کو مطلب کے سمجهنے کی نہین کچه بهی تمیز
ساری بکواس ہی بیکار خبیث اور مہمل

آل و اصحاب کی تخصیص نہین پیش خدا
ہی سزا اور جزا اسکے لیے حسب عمل

تم حدیثون کے مطالب کو بھلا کیا جانو
جب کیا ترجمہ نکلا وہ غلط اور مہمل

کرچکے بحث پہ سبحان علیخان کیوہ
ہوچکی آئینہ فکر پہ اُن کے صیقل

منتہی اور وجیزہ مین یہ مضمون ہی رقم
کھول کر دیکھ لو مٹ جائے عقیدہ کا خلل

دیکھو ہم نے تو کیا ہے انہین اصحاب کا ذکر
دال ہین جسکے محامد پہ کتاب منزل

اور احادیث مین وارد ہین فضائل اُنکے
اہل رؤیت سے یہان بحث کا ہی کون محل

تنقید

شیخین پاک تھین ان کی تو عمل تھے خالص
قول اور فعل مین جز صدق نہ تھا ذرہ دغل

نقد

کیا تمھین جیش اُسامہ سے تخلف نہین یاد
جسکے آزردہ ہوے سبکو نبی مرسل

ضرب

قصہ جیش اسامہ تمھین معلوم نہین
سنتے ہو عامیون سے اور اُڑاتے ہو رطل

چارون اصحاب مین اُس جیش کی شرکت کیلیے
کہو کس کس کو تھا فرمان نبی مرسل

جاتے کیونکر کہ امامت کے لیے تھے مامور
مسجد پاک نبی مین وہ خلیفہ اوّل

ہوگئے حضرت محبوب الٰہی جو مریض
آگیا ہمت اصحاب گرامی مین خلل

ایسی حالت مین جدائی تھی گوارا کسکو
خود اُسامہ نے کیا عذر کہ تھا اسکا محل

یعنے حضرت سے توقف کی اجازت مانگی
سنکے ساکت ہوے محبوب خداوند اجل

یہ حقیقت ہی تو تم کی تخلف کیا
جو توقف کو تخلف کہے وہ ہے اجہل

جانتے ہو کہ پس از رحلت حضرت کسنے
بھیجکر جیش کو کی فتح و ظفر مستحصل

نقد

کون تحریر وصیت سے ہوا ہی مانع
جسکے باعث سے پڑا دین مین یہ دلدل

شان مین احمد مرسل کے عیاذاً باللہ
کہنے ہجر کا کیا لفظ نحس مستعمل

صدق افعال مین اقوال مین ہوتا ہی یہی
کیا یہی نیت خالص ہی یہی پاک عمل

ضرب

پھر اسی قصۂ قرطاس کو تم نے چھیڑا
جو ہے تقویم کہن سے بھی زیادہ سڑیل

جاؤ تحقیق کرو دیکھو احادیث صحاح
تا کہ باقی نہ رہے طعن و ملامت کا محل

تم کو معلوم نہین لفظ تھا ہجر کہ ہجر
اور کن معنون مین ہے وہ لغتاً مستعمل

قائل اس مجمع حضار مین تھا کون اسکا
تشرکا رہ جسکے تھے عباس و علی اکمل

بشر مثلکم ارشاد ہے کسکے حق مین
سورہ کہف مین ۔ دیکھو تو کتاب منزل

ہوئی پر بشریت کے عوارض کا جو شک
آ نہین سکتا ہے ایمان مسلمان مین خلل

جس وصیت کی کتابت تھی نبی کو منظور
حسبنا سننے سے باقی نہ رہا اسکا محل

اور اگر ہوتی ضرورت تو نہ فرماتے ترک
قصد تحریر کو خدام نبی مرسل

کور ہین نور مناقب سے تمھاری آنکھین
دیکھتے صرف مثالب ہو تو چشم احول

تنقید

ہو نہین سکتا ہے معصوم کوئی غیر نبی
ہو خلیفہ وہ چہارم کہ امام اوّل

نقد

انبیا کی بھی ضروری نہین عصمت دیکھو
اپنے مذہب کی کتابین کہ یہ عقدہ بھی ہو حل

پیمبر نے کبھی صلعم حدیبیہ مین
شک نبوت مین تمھارے عمر نیک عمل

[illegible] اللہ کی آپ اسکو نہ سمجھین معصوم
جسکو قرآن مین ظاہر کہے خلاق ازل

ضرب

انبیا کے لیے عصمت کا ضروری ہونا
اہل حق کی ہے کتابون مین مشرح بہ محل

عصمت اہل نبوت مین روافض بیشک
ڈالتے ہین حسد و کفر کی نسبت سے خلل

آدم و یونس و ایوب و خلیل و یوسف
کسکے دامن پہ نہ شیعون سے لگا داغ ازل

عیب خود اپنا ہے اور غیر پہ اسکی تہمت
بے حیا باش و ہر چہ خواہی بکن ہے مثل

جسنے اسلام کو حاصل ہوئی عزت قوت
شک نبوت مین کرین وہ عمر نیک عمل

جوش دین غیرت ایمان سے انھون نے جو کہا
اسکو جو شک پہ محمول کرے وہ خود ہے اجہل

اور ائمہ کی جو عصمت کا ہے فرضی دعویٰ — علما کے لیے اثبات ہو اُس کا مشکل
خود ائمہ نہیں کہتے تھے کہ ہم ہیں معصوم — کیون کرے دعویٰ عصمت کوئی لاغی مہمل

تنقید

جس سے لغزش ہوئی اسکو بھی طفیل نبوی — گر چکا عفو خداوند جہان عز و جل
ہے یہ ارشاد کہ لا تتخذوھم غرضاً — گر نبی کی ہے اطاعت تو رہی اسپہ عمل

نقد

آپکے پاس ملک عرش سے لائے ہونگے — خبر عفو خطا پائے خداوند اجل
ہین جو ظالم وہ سزا روز جزا پاینگے — اور بخشیگا جسے چاہیگا وہ عز و جل
اہل بیت نبوی کے ہین جو سچے پیرو — مصحف پاک و احادیث پہ ہو اُن کا عمل

ضرب

لائے تھے عرش سے جبریل پیمبر کے پاس — خبر عفو یہ فرمان خدا عز و جل
ہے لقد اور عفا اللہ جس آیت مین درج — دیکھ لو اُس کی جو تفسیر تو عقدہ ہو حل
مصحف پاک و احادیث پہ ایمان ہو اگر — تا کو دل مین تمھارے نہ رہے زیغ و زلل
کسطرف کی ہے خطا پا کی اضافت - تو بہ! — شعر اول کا ہے مصراع دوم کیا مہمل

قصیدہ

جز علی کسنے کیا بعد نبی صبر کمال — جسکے حالات بیان کرنے مین دل ہے بیکل

تنقید

چھیڑ نا تم نہ کبھی صبر کے وہ افسانے — جرأت و غیرت حیدر مین پڑے جس سے خلل

نقد

قدر کیا جانینگے وہ صبر کے افسانون کی — خواب غفلت مین جو ظالم ہین بصد کسل و غل
صفت صبر ہے مخصوص بہ خاصان خدا — کہ ہو سے رتبہ و عزت مین ہر اک سے افضل
انبیا گزرے ہین جو صابر و شاکر گزرے — اوصیا کا بھی رہا انکے ہی طرز عمل

لیعنی تیع البلاغہ مین خود امام اول کا قول ہے کہ لست فوق ان اخطی لیعنی میرا رتبہ خطا سے بالاتر نہین ہے ۱۲ -

ضرب

ظلم پر صبر کرے جو وہ ہے بیشک ممدوح — قابل فخر ہے یہ وصف اگر ہو بہ محل
تھے نہ مظلوم نہ انکو تھی کبھی حاجت صبر — نامور صبر مین کیونکر ہون علی اکمل
صفت صبر مین کامل تھے حسینؑ و سجادؑ — صبر ایوبؑ بھی ہے جسکے مقابل مین اقل
تم جسے کہتے ہو صبر اور تقیہ۔ دراصل — ہے منافی اسے کہا جائے اسے جبن و غل

تنقید

وہ کہین نقرہ یہ خاتون کی ہین نقل مجلس — اسکے راوی ہین جو کذاب تھے ناقل مہمل
مدح وہ قدح سے بدتر ہے بقول اسے خرد — جس سے ذم کا کوئی پہلوی نکلتا ہے نکل

نقد

ایسے الفاظ کو کہتے تھے قریشی اکثر — کون سے امر ثبوت مین پڑا اسنے خلل
صاحب تحفہ بھی ہے ناقل ذکر مجلس — آپ کیا کہیے گا کذاب ہے یا مہمل
کیون نہ انکار سے اس کشتہ کے ناخوش ہون آپ — کشتہ روز سقیفہ ہے بجا جس کی مثل

ضرب

کیا جواب اسکا کہ کیا کوئی مطلب سمجھے — الطف شاعرین رہے جسنے شعر اول
صاحب تحفہ نے گر نقل کیے وہ انکار — از پے رد تو بھلا کیا ہے شناعت کا محل
کفر کی نقل نہین کفر مثل ہے مشہور — معتقد ہو جو اکاذیب کا وہ ہے مہمل
کشتہ روز سقیفہ کا خطاب تازہ — کر دو اب جزو اذان تاکہ ہو موزون محل
اسی مضمون کی ہون دو چار حدیثین تصنیف — کوئی احداث کی مانگے جو سند آئے نکل

نقد

یا نبی آپ سے فریاد ہے اس احقر کی — آپکے قول پہ امت نے کیا کچھ نہ عمل
آپنے چھوڑی تھین دو چیزین گراں قدر پر — اپنی امت کیلیے آل و کتاب منزل
کی یہ قرآن کی حرمت کہ جلایا اسکو — اور جو باقی رہا ترتیب مین اس کی ہے خلل
آل کے ساتھ جو امت نے کیا طرف سلوک — دین و دنیا مین پڑی جسکے سبب ہل چل

گھر جلایا کبھی لوٹا کبھی مقتول کیا — واہ کیا خوب کیا آپکے کہنے پہ عمل
تفرقہ امت ملعونہ نے ایسا ڈالا — سبکی قرنون کو بھی ممکن نہ ہوا ایک محل
شیعہ جب آپکے روتے ہین مصائب سنکر — ہنستے ہین دشمن دین سب ہی یہ عترت کا محل
یاخدا حضرت قائم کا ہو اب جلد ظہور — دین بھی جاتا ہے گئی ہاتھ سے دنیا تو نکل

ضرب

یا نبی آپسے فریاد ہے اس خادم کی — آپکے قول پہ شیعون نے کیا کچھ نہ عمل
آپنے چھوڑی تھین دو چیزین تمسک کیلیے — عترت پاک و کتاب احدی عز و جل
شیعہ قرآن کو کہتے ہین محرف ناقص — جمع ترتیب مین بتلاتے ہین سو نقص و خلل
نام قرآن کا رکھا ہے بیاض عثمان — اس سے جایز ہے تمسک کچھ اسپر ہے عمل
اور یہ کہتے ہین کہ ہے مصلحت حق سے نہان — نظر خلق سے وہ اصل کتاب منزل
دوسری چیز جو عترت ہے وہ انکے نزدیک — منحصر بارہ کہ تیرہ مین ہوئی ہے یہ مثل
جس کو چاہا اسے مانا ہے امام اور معصوم — نہین بارہ سے سوا ہین مگر اس سے بھی قل
اور امامون کی جو اولاد ہے بارہ کے سوا — کچھ نہین یعنی عترت کو ہے اس مین مدخل
کچھ عقیدت نہ رقیہ سے نہ زینب سے ہے — وہ نہ تھین گویا بنات آپکی ای نور ازل
روے مومن کے سیہ کن تھے عیاذاً باللہ — سبط اکبر کو ملا ہے یہ خطاب ارذل
کہتے ہین مصلحتاً بولتے تھے جھوٹ اکثر — حق چھپاتے تھے ایمہ کا تھا یہ طرز عمل
آل تو آل ہے خود آپکی کہتی ہے یہ قوم — کہ کیا خوف صحابہ سے تقیہ پہ عمل
سب اسی قوم کے کرتوت تھے جنسے پہونچا — آل کی آبرو اور جان کو آسیب و خلل
کرتے اب نقل مظالم ہین یہ صد شیون و شین — غیر ادیان کی تضحیک کا دیتے ہین محل
تھا ملا آپ کی امت کو لقب خیر امم — اسکو اس قوم نے ملعونہ سے ڈالا ہے بدل
ہے مگر شکر کہ یہ داخل امت ہی نہین — اپنے مونھ سے ہی کیا سبنے یہ نکتہ خود حل
کہتے ہین غار مین مخفی ہین امام قائم — ہون جو چالیس بھی مومن تو ابھی آئین نکل
بارہ سو سال مین چالیس بھی مومن نہ ہوے — کیا امام ایسے بھی ہوتے ہین جہان فاعقل

بھیجے اِن کے لیے کوئی علی سا اشجع ؑ ۔۔۔ بھیجے ان کے لیے کوئی عمر سا عادل
تا کہ دونوں کی شجاعت سے عدالت سے مٹے ۔۔۔ شناعت رفض سے آیا ہے جو کچھ دین میں خلل

قصیدہ

بعد احمد کے خلیفہ ہیں بلا فصل حضور ۔۔۔ میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل
ہر دم ایوان خلافت سے یہ آتی ہے صدا ۔۔۔ اسکو زیبا ہے یہ منصب جو ہے سب سے افضل
اے بلا فصل محمد کے وصی حق کے ولی ۔۔۔ گو ہو افضل خلافت میں یہ بے فصل و محل
برکت ذات گرامی جو رہی شامل حال ۔۔۔ قصر اسلام میں آیا نہ کوئی نقص و خلل

مسلسل

شور یہ بانگ بلا فصل کا ہے بے ہنگام ۔۔۔ کر چکی جبکہ قضا فضل کا قصہ فیصل
جن کو ہونا تھا خدا نے انھیں اول ہی کیا ۔۔۔ ہوے رابع جو چہارم تھے بتقدیر ازل

نقد

ہو گیا کیا ابھی محشر میں خدا کے آگے ۔۔۔ ہو گا یہ فصل بلا فصل کا قصہ فیصل
اہل سنت میں علی چوتھے خلیفہ ہیں تو کیا ۔۔۔ رفعت و شان و مراتب میں نہیں اس سے خلل
دیکھو سو دانہ کی تسبیح میں ہر پھر کے امام ۔۔۔ ہو جو آخر میں بھی رہتا ہے ہر اک سے اول

ضرب

خیر تقدیر و قضا کے جو نہیں قایل ہو ۔۔۔ رکھو محشر پہ زبان ہو گا یہ قصہ فیصل
پر یہ سن لو کہ ہے رجعت کا عقیدہ باطل ۔۔۔ اُسکے چکر میں نہ تم ڈالو دماغ مختل
کون کہتا ہے کہ چوتھے جو خلیفہ ہیں علی ۔۔۔ اُس سے کچھ مرتبہ و شان میں آتا ہے خلل
سو کی گنتی سے تو باہر ہے امام تسبیح ۔۔۔ تم نے تشبیہ یہ کیا دی ہے غلط اور مہمل

تنقید

دیکھو کیا کہتا ہے وہ شیخ صدوق قمی ؒ ۔۔۔ فقہ میں رتبہ نہیں جس کا کسی سے اسفل
کہ نہیں اصل اذان میں وہ جملے داخل ۔۔۔ اشہد ان علیا سے جو ہیں مستعمل
جبکہ ہے باب ولایت میں یہ تحقیق فقیہ ۔۔۔ ہو گئی فصل بلا فصل کی خود ہی مہمل

نقد

مجھکو تسلیم کہ یہ ذکر نہین جزو اذان — بحث پر اس مین ہی بیکار عبث اور مہمل
گو نہین ذکر علی اصل اذان مین داخل — ہی بلا فصل کو پر ذکر علی مین مدخل
جزو ایمان ہی مگر ذکر علی ہر صورت — اسلیئے ذکر ہوا ان کا وہان نیک عمل
باب علم نبوی مین یہ بلا فصل کی فصل — فصل ہی جنس محب اور عدو کو بہ مثل

ضرب

سچ کہو زندہ تھے جسوقت جناب حیدر — ذکر مین انکے بلا فصل کو تھا کچھ مدخل
سامنے انکے بلا فصل جو کوئی کہتا — کیا نہ کر دیتے جدا اسکے وہ عضو مفصل
حرق و اجلا کی سزا پاتے روافض واللہ — ہوتے گر آج زمانہ مین علی اکمل
فصل اور جنس کی کھلجاتی حقیقت ہر نوع — لفض و حب دونون ہی ہوجاتی تمیز و عمل
کہہ یاتم نے یہ کیا "جنس محب" اور عدو — واؤ لانا تھا نہ تھا (اور) کا ہر گز یہ محل

تنقید

افضل افضل تو کہا کرتے ہو لیکن افسوس — تم کو معلوم نہین کہتے ہین کس کو افضل
وہی افضل ہی جماعت جسے افضل جانے — ہی جماعت پہ سدا دست خدا عز و جل

نقد

سمجھے افضل جو کوئی اسکے علاوہ ہی فضول — نسب و علم و شرف مین جو ہی سب سے افضل
دین گوسالہ پرستی کا دیا جسنے رواج — کیا جماعت کو نہین قوم مین اسکی مدخل
جمع قتل بن عفان پہ ہوئے جو اصحاب — اس جماعت کی فضیلت مین ہی کیا شک کا محل
گر ہو بیدینی یہ اجماع بھی مقبول عقول — قادیانی کی شریعت بھی ہی بے نقص و خلل
کیا سند اکی یہ نکالی ہی صدا بے ہنگام — آگے چلیے کہ ہے متروک یہ لفظ مہمل

ضرب

ہو جو برتر نسب و علم و شرف سے اپنے — وہ کہے جس کی اطاعت وہی ٹھہرے افضل
ہو جماعت پہ ید اللہ یہ کس کا ہی قول — دیکھ لو نہج بلاغۃ مین تو شک جائے نکل

اہلِ دیں کا اگر اجماع رہے نامقبول
اسی اجماع کی حجت پہ بن سفیان سے
جمع قتل بن عفان پہ ہوئے جو اشرار
تم نہیں جانتے اجماع وجماعت کے شروط
کب سے متروک ہوا لفظ سدا یہ تو کہو

نہ ملے چوتھی خلافت کو بھی برہان ادل
خود کو منواتے خلیفہ تھے علی اکمل
وہ تھے ملعون بہ ارشاد امام اول
بات جو کہتے ہو وہ ہوتی ہے لغو اور مہمل
میر[له] صاحب نے تو باندھا ہے یہ لفظ مہمل

تنقید

وہی افضل ہوا کہ جس سے علی نے بیعت
جامع خیر خلافت جسے فرمائیں علی

فضل حیدر میں نہ مضمر تھا تقیہ نہ دغل
افضلیت میں بھلا اسکی کہاں شک کا محل

نقد

حق کرے بیعت باطل یہ عقیدہ یہ خیال
ہاں تمھارے ہی یہاں بعض روایات ضعیف
بعد چھ ماہ کے گر ہو بکراہت کوئی کام
کہ وہ بیعت تھی جو ہر طرح صحیح و جائز

کذب بہتان غلط مکر ریا زور و دغل
ایسی ہیں جن سے ہے ثابت بکراہت یہ عمل
انھیں خود فیصلہ کر دے گی یہ عقل اعدل
بے سبب کیا تھا یہ تاخیر و توقف کا محل

ضرب

خیر سے تم تو محدث بھی مورخ بھی ہو ،،
کچھ خبر بھی ہے کہ خود شیر الٰہی کا قول
دیکھو وہ خطبہ کہ جس میں ہے اذاً المیثاق
طاعتی قد سبقت بھی ہے اسی میں مرقوم
اقتدا عہد رسالت سے تھی جن کی جاری
پس ششماہ کی مضمون کی روایت ہے ضعیف
بشریت سے جو تھا خاطر اقدس پہ غبار
وہ تھے تاخیر کے اسباب کتابیں دیکھو
تھی کراہت سے جو بیعت تو ذرا غور کرو

پھر بھی ہو منکر بیعت بہ صد اوہام و حیل
کر چکا نہج بلاغہ میں یہ قصہ تم فیصل
اور ہے فی عنقی اور لغیری بہ محل
کر لو شراح سے تم معنی و مفہوم کو حل
اُن کی بیعت سے ابا کرتے امام اول
تم کو جب علم نہیں پھر ہے عبث بحث و جدل
یا تھا جو عہد پہ لئے جمع کتاب منزل
جب ہوئے رفع تو پھر کیا تھا توقف کا محل
بعد بیعت کے رہا آپ کا کیا طرز عمل

[له] مراد از میر انیس کہ در مطلع سلام می گوید ۔ سدا ہے فکر ترقی بلند بینوں کو ۱۲

نقد

ہی تمھاری کتب معتبرہ مین تحریر | جبکہ راضی ہوے بیعت پہ امام اول
بعض شرار جو پہلے سے جلے بیٹھے تھے | رسن سوختہ کی طرح سے کھانے لگے بل
چونکہ ناری تھے کیا قصد لگاکر آتش | خانۂ بنت پیمبر کو کرین مستاصل

ضرب

کتب معتبرہ کون ہین نام اُنکے بتاؤ | جن مین لکھی ہو کوئی ایسی روایت مہمل
راضی بیعت پہ نہ تھا کون کیا کسنے تھا جبر | کہتے کیا ہو یہ حکایت ہے کہ گپ ہی کہ زٹل
مفسدون کا تھا بنا مامن و ملجا وہ گھر | اسلیے حرق کی تہدید ہوئی مستعمل
قصد احراق کجا حرق کی تہدید کجا | عزم و تہدید مین کیا کچھ بھی نہین فرق او بل
ہی روافض کی تو عادت ہی خیانت فی النقل | گر نہ ہو تم مین تو اس دایرہ سے جاو نکل

نقد

کاذب و غادر و خائن جسے سمجھین حضرت | جامع خیر کہین اسکو سہے بالکل مہمل

ضرب

کاذب و غادر و خائن کسے کہتے تھے علی | لاو سچا سا کوئی قول امام اول
خطبۂ شقشقیہ ہو یا کہ دعاے صنمی | کب ہو مقبول سند جسکی ہی باطل مہمل
اپنے ہی عہد خلافت مین جو کرتے تھے ثنا | کیون نہ سچ ہو کہ تقیہ کا نہ تھا کوئی محل
خیر ہا جس مین ہی مرقوم لیس لفظ اصاب | دیکھو وہ خطبہ جو ہو نہج بلاغت مین عمل
مدح تقویم اود و وصف مداواے عمد | اور وہ طاعت و تقوی کے صفات اکمل
کسکے اوصاف مین ہین لفظ فلان سے مذکور | کسکی تعریف یہ کرتے ہین امام اول
دیکھو اطواق مین یحیی بن حمزہ کے رقم | مدح شیخین مین ارشاد علی اکمل
"مسلمون کے دو پدر اور دو سردار قریش | دو برادر دو وزیران نبی مرسل"
"اُنسے راضی تھے رسول و مسلمان تھے خوش | راے و احکام پیمبر پہ رہا اُن کا عمل"
دونون سے بغض جو رکھے وہ شقی مارق | اور جو ہو اُن کا محب ہو وہی مومن افضل

مدح یون کرتے تھے وہ لوگ کی قسم کھا کی علی | جھوٹے تم ہو کہ معاذ اللہ امام اکمل

تنقید

کس کو تھا حضرت صادق نے کہا الصدیق | تین بار اسکو تو سوچے کوئی اکذب اجہل

نقد

واہ لیں کچھ لیا آپ کی تحقیق کا حال | لفظ صدیق کی تصدیق مین یہ مکر و حیل
لفظ صدیق تو حضرت نے کہا آشنا | کیا مراد آپ کی تھی ہے یہ تامل کا محل
ثابت ہے کہ صدیق تھے وہ جادو کے | کہتے تھے دل مین کہ جادو ہی یہ بے مثل و بدل
بس وہ صدیق تھے اسکے کہ نبی تھے ساحر | بلکہ ہین ساحرون کے آپ ہی فرد اکمل
جسنے سمجھا ہو رسالت کو نبی کی جادو | پھر وہ تصدیق کرے آپ کی - ہے یہ مہمل

ضرب

واہ کیا صدق ہے کیا علم ہے کیا ایمان ہے | کب شیاطین کو سوجھے یہ مکائد یہ حیل
کیون نہ اس قوم پہ ہو قہر الٰہی نازل | کیون نہ یہ قوم ہو مغضوب نبی مرسل
کیسے ثابت ہوا صدیق تھے وہ جادو کے | سحر کہتے تھے رسالت کو خلیفہ اول
کیسے معلوم ہوئی حضرت صادق کی مراد | یہ بتا دو تمھین سوگند علی اکمل
نسبت کذب ہے ریا کیون ہے امامون کی طرف | کب یہ حضرت صادق کا لقب ہے یہ عمل
لعنۃ اللہ علی الکاذب فی کل زمان | خاک اندر دہن ہرزہ سرائے ازل

نقد

اور صدیق اسے کہتے ہین از روے لغت | راست گوئی مین ہو جو شخص کہ فرد اکمل
پھر اگر مان بھی ہم لین تو ضرر کیا آئین | کوئی سچ بولے تو کیا ہو گا خلیفہ اول
قول جمہور ہی پر گر ہو خلافت کا مدار | تین سو مدعی دنیا مین ابھی آئین نکل

ضرب

کیا لغت دیکھتے ہو دیکھو ذرا قرآن کو | سب سے ہے بعد نبی رتبہ مین صدیق افضل
سچے دل سے تم اگر مان لو انکو صدیق | دل سے بھاگی رہے سب تیرگی کذب و دغل

نہ سہی شرط خلافت نہ ہو صدیقیت — ہو چکا اور دلیلون سے وہ قصہ فیصل
قول جمہور موافق تھا بارشاد رسول — قول جمہور مطابق تھا بہ تقدیر ازل
مدعی بن کے کوئی خیرہ سری کیا کرتا ہے — حلقہ در گوش رہے جبکہ امام اول
تیرہ سو سال مین پیدا نہ ہوا- ہان شاید — مدعی گھر مین تمھارے کوئی اب آئے نکل

نقد

حال کچھ آپکے صدیق کا بھی دکھلا دون — شرط یہ ہو کہ آئے نہ عقیدت مین خلل
دیکھیے آپکے لکھتے ہین بڑے وہ عالم — جن کی شہرت ہو تہ چرخ برین ضرب مثل
اُن کے ایمان کو دیتے ہین کسی سے وہ مثال — دیکھین تاریخ خطیب آپ کہ عقدہ ہو حل

ضرب

چیستان ہے کہ پہیلی ہے معما ہے کہ لغز — کچھ پتہ دو تو ابھی اسکو سمجھ ہم کر دین حل
نام عالم کا لکھو اسکا بیان نقل کرو — شرط اتنی ہے کہ نہ ہو کذب و خیانت پہ عمل
کیا لکھا ہے انھین ہاں اور کسکی ہے تاریخ خطیب — صاف لکھو تو نہین اسکے بھی سمجھنے مین خلل

تشبیہ

غار مین کون وہ صاحب تھے کہ جنکا زانو — تکیہ تھا بہر سر پاک نبی مرسل

نقد

نام کیون لون مین فقط اُن کا پتہ بتلاؤن — تاکہ آواز خلافت مین پڑے کچھ نہ خلل
جن کی بیعت کو تمھارے عمر ابن الخطاب — کہتے تھے بیعت فلتہ زرہ حسن و عمل

ضرب

سنی قول عمر کچھ نہین سمجھے تم - اور — طعن کرنے لگے از راہ سفاہت بہ عجل
دیکھ لو پہلے صحیحین مین اصلی الفاظ — جو ہوئے خطبہ فاروق مین تھے مستعمل
وہ یہ کہتے تھے کہ بوبکر کی بیعت ہرچند — ناگہانی تھی پر اسمین نہ پڑا شر و خلل
لَیسَ فِیکُم اَحَدٌ تقطع الاَعنَاقُ اِلَیہِ — مثل بو بکر- یہ فرماتے تھے فاروق اجل
باد بر کندہ کہ جز عیب نہ بیند ہرگز — چشم حساد و بد اندیش و سیہ بخت ازل

تنقید

کون تھا جسکی زبان پہ تھا خدا خود ناطق — کسکے سایہ سے گریزان تھے شیاطین ازل

نقد

پڑھیئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ — کہین ابلیس نہ ایمان پہ کرے دخل عمل
سب کو معلوم ہے وہ ایک ہی تھی ذات لطیف — جسکے سایہ سے گریزان تھے شیاطین ازل

ضرب

شان مین انکی یہ گستاخی و بیباکی ہے — نوح سے وی جنھین تشبیہ[لہ] نبی نے بہ مثل
جبکہ تم کو نہین اذعان حدیث نبوی — بیشک ایمان پہ بھاری ہے شیاطین کا عمل
منقلب تم پہ ہے لاحول کہ مثل ابلیس — ڈالتے شان مین خاصان خدا کے ہو خلل
دہن تو بہ مثل مزبلہ سرگین است — کاندران جای زبان جای گرفتست جعل

تنقید

کس کی ہیبت سے رہے قیصر و کسری لرزان — عدل کسکا ہے زمانہ مین بھلا ضرب مثل

نقد

کب کا قصہ ہے بھلا آج ہمین کیا معلوم — دیکھینگے قیصر و کسری کی تواریخین کل
عدل ہان اس سے ہے ظاہر کہ ہین ورثہ نبی — حضرت فاطمہ محروم ۔ نہین شک کا محل

ضرب

کرتے کس منھ سے ہو پھر دعوی تنقید — ہو تواریخ و سیر سے جو تم ایسے جہل
چھیڑتے کیون ہو یہان غضب فدک کا قصہ — پڑھو منبر پہ کہین بیٹھ کے نوحہ بہ محل

تنقید

کون تھے وہ فلک رشرف کے مہر — شوق سے صہر بنے جن کے نبی مرسل
بعد مردن بھی نہ پہلو سے نبی کو چھوڑا — اس رفاقت کا ہے دنیا مین کہین مثل و بدل
کون ہے جسکو ملا ہے لقب ذی النورین — معدن حلم و حیا جامع قرآن اجل

لہ بوقت فدیہ اساری بدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق اعظم کو مثل نوح فرمایا تھا ۱۲ —

نقد

سارے سسرون کیلیئے کیا شرف ایسے ہین اگر
کوئی داماد ملا اشرف اقوام و ملل

شرف اسکو ہی بنی دے جسے اپنی بیٹی
نہ بڑھے تو ہو مساوی درجہ ہے یہ اقل

ضرب

بنت زہرا کا ہوا عقد جو فاروق کیساتھ
کیا نہ تھا انس و محبت پہ وہ برہان اَدَل

سارے اور سسری تھے جنکے حسنین و علی
کیا وہ داماد نہ تھا اشرف اقوام و ملل؟

تھے بنی صہر عمر اور عمر سہر علی
سمجھو اب کون ہوا دونون طرف سے افضل

بیحیا ہے جو پڑھے مرثیۂ غصب فروج
نہ سنو اسکی جو غیرت ہو یہ قدر رجز دل

مثل حیدر کے ہین عثمان بھی داماد نبی
بلکہ دو گنا وہ شرف ہی نہین کچھ شک کا محل

نقد

زندگی مین تو جنازہ پہ نبی کے نہ گیئے
اور رفاقت کا ہوا دھیان بھی تو بعد اجل

واقعی ایسی رفاقت تو کسی سے نہ بنی
بیشک ایسے ہین تو یہ سسری ہونے شل و بدل

ضرب

کون کہتا ہے جنازہ پہ نبی کے نہ گیئے
ہوش کی اپنے خبر لو نہ بنو بے اٹکل

بوسہ پیشانی اقدس کا لیا تھا کس نے
جبکہ تھے خواب اجل مین وہ رسول مرسل

طعن و تشنیع ہے یہ لغو تمہین علم نہین
غسل و تکفین مین شرکت نہ ہوئی کیونکہ یہ محل

دیکھ لو کھول کے تم پہلے خصال قسمی
تاکہ جو وسوسے دل مین ہین وہ سب جائین نکل

کرتے شرکت جو پسر عم جناب شیخین
منع فرماتے نہ انکو جو علی اکمل

دین کی سمع و بصر جنکو نبی فرمائین
وہ رفاقت مین بھلا کیون نہ ہون شامل بجل

تھے سلمانون کے وہ باپ بہ قول حیدر
ناخلف ہو جو تمسخر پہ ابھارا ہے عمل

نقد

ہم تو سنتے ہین کہ قبرون سے فرشتہ نقال
لاش لیجاتے ہین وان جسکے ہے قابل محل

اور اگر ہے سبب فخر و شرف قرب وجوار
اگرچہ ہے از رہ تحقیق یہ قول مہمل

کبھی دیکھا نہ کسی کو بھی پرستش کرتے | صد توں گھر میں خدا کے رہے عزی و ہبل

ضرب

نقش باطل ہوئی سب حضرت دیناری صریح | نقل جبار ہی ٹھہرا جو فرشتوں کا عمل

کچھ پتا اپنے اکابر کا لگاؤ کہ ہوا | دفن کے بعد کہاں کس کا مقر اور محل

گر مسلط نہیں تم کو شرف قرب جوار | عقل بھی مثل عقاید ہے تمھاری مختل

سبط اکبر نے جو ہمسایہ سے کی تھی درخواست | آپکے قول سے ٹھہری وہ عبث اور مہمل

بڑے احمق ہیں وہ شیعہ جو کیا کرتے ہیں | یوں مناجات بدرگاہ خدائے عزوجل

ہوا ہے جدا ہم کو ملے کرب و بلا میں مدفن | یا الٰہی ہو میسر ارض نجف آ سکے اجل

تھے وہ مسجود عرب تم کو ہے جبل مطلق | جب تلک گھر میں خدا کے رہے عزی و ہبل

نقد

مگر ان کا کہیں دنیا میں ٹھکانا ہی نہیں | حضرت عائشہ فرمائی تھیں جن کو نعثل

ضرب

جنت اُنکے لیے دنیا میں بھی عقبی میں بھی ہے | ارض کوفہ تو نہیں ارض مدینہ بہ مثل

لفظ نعثل کے جو معنی ہیں لغت میں دیکھو | ایسی تشبیہوں میں تنقیص کا ہے کون محل

فاطمہ نے کہا حیدر کو جنین اور خائن | اُن مثالوں سے تو بدتر نہیں لفظ نعثل

تنقید

افضلیت کو بہ ترتیب خلافت مانو | ہے یہی راہ ثواب اسمیں خطا ہے نہ زلل

نقد

دیکھو اعداد کی گنتی اگر آتی ہو تمھیں | افضلیت ہے بہ ترتیب سراپا مہمل

اور اعداد ثلاثہ میں نحوست ہے جو خاص | وہ بھی میں تم کو بتا دوں گا جب آئیگا محل

ضرب

ایک دو تین کی گنتی تو اماموں میں بھی ہے | اسی ترتیب سے کیا وہ بھی نہیں ہیں افضل

اور ان میں جو تھے ثالث وہ تمھارے نزدیک | سعد اگر ہوں تو ہے کلیہ تمھارا اہمل

سعد و مسنون و مبارک ہے ثلاثہ کا عدد
اُسکو جو نحس کہے خود ہی وہ منحوس ازل

تنقید

وہی سی سالہ خلافت تو تھی جسکے شامل
برکتِ ذات علی کی رہی بے نقص و خلل

نقد

بست سالہ ہو کہ سی سالہ ہو تجھکو کیا کام
جبکہ مسلم میں ہے یہ قول رسول مرسل

ہونگے دنیا میں مرے بعد مری بارہ وصی
کہ ہمیشہ مری سنت پہ کرینگے وہ عمل

برکت ذات علی کی جو نہ شامل ہوتی
یہ خلافت تو ہی کیا دین میں پڑتی [illegible]

سخت خطرہ ہے زمانہ کے لیے ہوتا اگر
درمیان امم حجت خلاق ازل

ضرب

سن لیا تم نے کہ مسلم میں حدیث آئی ہے
نہ اُسے دیکھا نہ سمجھا نہ کیا اُسپہ عمل

کون تھے بارہ وصی نام تھے اُنکے کیا کیا
اُن کا کیا مذہب و دین تھا کہ یہ عقدہ ہو حل

ہو سنیں ملاقی دمشق میں وزرا سے سنو
کیا اماموں کا زمانہ میں رہا طرز عمل

برکت ذات علی کی تو مسلم لیکن
کیوں ہوئی ثالث و رابع میں وہ سلب اکمل

کیا سبب تھا نہ ہوئی اُس برکت کو حرکت
جب آئمہ کی امامت میں پڑی تھی ہلچل

حجۃ اللہ جو تھے یہ تو کہو کیا گذری
اُن پہ اور اُن کے زمانہ پہ بہ تقدیر ازل

سیکڑوں سال سے ہے خلق گرفتار خطر
کیوں نہیں لیتے خبر حجت خلاق ازل

لغو ہیں مذہب شیعہ کے اصول و فروع
عقل و نقل ہے شاہد کہ وہ سب ہیں مہمل

تنقید

جس میں شامل ہی ذات علوی کی برکت
اُس خلافت کے ہو منکر تو ہو محروم ازل

نقد

لیجیے آپ ذرا ابن عمر کی تو خبر
کہ ہوئی جاتے ہیں اس قول سے محروم ازل

دیکھو تاریخ سیوطی تو ہویدا ہو یہ حال
اس میں تصریح سے مضمون یہ آئے گا نکل

سلہ اس عقدہ کا حل کرنا شیعوں کے اولین و آخرین سے ناممکن ہے اپنے ائمہ کا مذہب ہی نہیں بتا سکتے ۱۲

ضرب

لکھو تاریخ سیوطی کی عبارت پوری ۔۔۔ تا کہ ہوں اُس میں جو شبہات وہ ہو جائیں حل
لو خبر اپنی بمقتین ابن عمر سے کیا کام ۔۔۔ اپنے ہی قول سے تم ٹھیری ہو محروم ازل

قصیدہ

آپ کا دونوں جہاں میں نہیں ہمسر کوئی ۔۔۔ اور اگر ہی تو فقط ذاتِ نبیِّ مُرسل
ذاتِ خالق کی طرح واحد و یکتا ہیں حضور ۔۔۔ نہ کوئی مدّمقابل نہ مماثل نہ بدل
آپ صفوت میں جو آدم ہیں تو خلت میں خلیل ۔۔۔ حسن میں آپ ہیں یُوسف سے زیادہ اجمل
مرتبہ عیسی و موسیٰ سے سوا طاعت میں ۔۔۔ صبر میں حضرت ایوبؑ سے نمبر اول

تنقید

انبیا ہوں کہ رسل کوئی خلیفہ کہ امام ۔۔۔ ہیں یہ سب بندۂ خلاق جہاں عز و جل
مقتضائے بشریت سے بشر ہے مجبور ۔۔۔ جو خدا اسکو سمجھے بشر کو وہ ہے مردود ازل

نقد

کہیے تو کون ہے سمجھا ہے بشر کو جو خدا ۔۔۔ جو یہ کہتا ہے بلا شبہہ ہے مردُود ازل
کچھ بنائے نہ بنے گی جو کہیں سُنکے قبول ۔۔۔ بگڑے ارباب تصوف کہ بلا ہے یہ اٹل
قافیہ جسکا ہے مسجود علے بود ردیف ۔۔۔ شمس تبریز کی پڑھیئے توکسیدن وہ غزل
کسنے دعوی انا الحق سے یہ رتبہ پایا ۔۔۔ کہ گیا سوئے عدم چڑھکے سر دار اجل
شافعی کے مگر اشعار نہیں تم نے سنے ۔۔۔ مدح حیدر میں یہ فرماتے ہیں با صدق عمل
کافی ہے فضل علی ابن ابی طالب میں ۔۔۔ شبہہ ذات خداوند جہان عز وجل
شافعی کو نہ ہوا تا دم آخر معلوم ۔۔۔ ہے علی رب کہ رب اُسکا ہے خداوند ازل

ضرب

تم نہ صوفی ہو نہ مجذوب نہ مغلوب الحال ۔۔۔ پھر جو تم مست بنو ٹھیر وگے خود ہی پاگل
گر نصیری سے ہو پیرو تو ہمیں کیا پروا ۔۔۔ خود ہی دیدینگے سزا تم کو علی اکمل
ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد ۔۔۔ تم کو اتنا نہیں ادراک تو ہو لا یعقل

"بو[۱] مقصود علی پیش نبی شد جبریل" — ہوگی شاید وہ کسی شیعۂ ملحد کی غزل
اہل تدلیس نے لکھے ہین بہت سے اشعار — شافعی سے ہین جو منسوب بمکر و دغل
شان خدا اکی جو خدائی مین ہا تادم مرگ — کہیئے ایمان مین آیا کہ نہین اس سے خلل
افترا شافعی پر ہی یہ کسی کاذب کا — تحفہ مین دیکھ لو۔ ابتک ہو اگر تم اجہل

تنقید

مثل خالق کوئی یکتا ہو عیاذاً باللہ — مخل توحید مین آتا ہو کہین شرک کا پھل

نقد

اب کھلا بندہ و الاکی یہ غصہ کی ضمیر — پھرتی ہی سوی بن عم نبی مرسل
سچ ہی یکتائی مین خالق سے علی کی تشبیہ — کرنہ دے قائل تثلیث کو کیونکر بےکل

ضرب

پہلے مصرعہ کی خبر لو کہ اُسے کاتب نے — دیکے اصلاح بناڈالا ہی شاید مہمل
چار یاران پیمبر کے جو ہین دلدادہ — اہل تثلیث انھین کہنا ہی نرا کذب و دغل
پھرتی ہی اسکی طرف غیظ و غضب کی یہ ضمیر — کوچہ مدح مین جو چال چلے بے اٹکل
پہلوِ شرک جو تشبیہ سے نکلے تو بھلا — کسلئے ہو قایل توحید نہ کیونکر بےکل

نقد

بحث کا شوق ہے اور اُسپہ جہالت کا حال — واقفیت نہ قواعد سے نہ ہی علم و عمل
ہی اگر علم معانی و بیان سے کچھ شوق — مختصر دیکھو مطول تو ہی ایک طول امل
عین تشبیہ مین معقول اگر ہون نہ جہات — تام و ناقص کا جو ہی فرق وہ ٹھیری مہمل

ضرب

مختصر اور مطول کا سنا نام ہی نام — یا کہ دیکھا بھی کبھی تم نے بچشم اکحل
ذات خالق سے جو یکتائی مین دی ہی تشبیہ — سوچکر بولو یہ ہی تام کہ ناقص مہمل
شبہ کی وجہ ہی کیا اور وہ جہت کونسی ہی — جوکہ معقول ہی اسجا پہ بہ نزد عقل

[۱] بود اشعریہ ہر سہ جبریل کہ آمد بر خالق امکان + در پیش محمد شد و مقصود علی بود ۱۲

تنقید

ہمسر ذات نبوت نہ ولی ہے نہ امام
ہمسری کیسی یہان تو یہ غضب ہے برپا

جسکا ایسا ہو عقیدہ وہ ہے بیشبہہ اضل
انبیا سے بھی علی ہوگئے بہتر اول

نقد

ہمسر ذات نبی کہتے جو کہتا تھا ولی
غالباً آپ کو اس مین تو نہ ہوگا کوئی شک
جب نبی سب سے ہین اول تو علی بھی ہین ضرور
ہوچکا لحمک لحمی سے یہ مطلب ثابت

کہ نبوت کے مقابل ہے ولایت کا اسفل
انبیا جتنے ہین سب سے ہین محمد افضل
کہ یقیناً ہین علی نفس رسول مرسل
ہوچکا نفسک نفسی سے یہ قصہ فیصل

ضرب

انبیا کی تھی جو تعمیم یہان مد نظر
مختلف اس مین ہے راے علماے شیعہ
یعنی لحمک لحمی سے ہوا کب ظاہر
مطلب نفسک نفسی سے ہوا کب ثابت
ہے گمان تم کو جو ایسا تو خطا پر ہو تم
جب مساوات نہین اور عینیت ہے
دیکھو تفسیرین تو ہو جائیگا تم کو معلوم
نفس امارہ نے کیا خوب سجھائی یہ دلیل

اسلیئے ہمارے نبی تھا یہ نبوت کا محل
سب نہین کہتے نبیون سے علی ہین افضل
کہ مساوی ہین نبی اور علی اکمل
کہ ہو شیر خدا عین نبی مرسل کے
خود تمھاری ہی کتابون سے یہ عقدہ ہے حل
پھر نبیون سے علی ہون گے بھلا کب افضل
کن معانی مین ہوا انفسنا مستعمل
کہ ولایت سے نبوت ہوئی رتبہ مین اقل

نقد

دیکھ لو مولوی روم نے کیا لکھا ہے
اپنی تصنیف مین تحریر یہ فرماتے ہین
ہو گئے بیٹھے بٹھائے یہ غضب کیا برپا

جب مین جانون کہ تم اسکو بھی کہو ضال و اضل
کہ علی فخر نبی فخر ولی ہین بے مثل
انبیا سے جو علی ہوگئے بہتر اول

ضرب

فخر بے فا کو خبر کیا کہ وہ مولاے روم

کہتے کیون ہین کہ علی فخر نبی ہین بے مثل

قاعدہ ہے کہ اگرچہ سب ہوں اوصاف کمال — فخر مفضول پہ کرسکتا ہے بیشک افضل

رشد پر فخر وہ کے کرتے ہیں کبھی فخر بزرگ — مفتخر ذات بزرگان سے کبھی جزو اذل

انبیا کے لیے وہ فخر ہیں سب کے مفضول — اولیا کے لیے وہ فخر ہیں سب کے افضل

اور مخصوص کیے دیتا ہوں اس قول کو میں — تا کسی رافضی کو پھر نہ ہو شبہہ کا محل

کیا حدیث انی اباہی[1] کی نہیں تم نے سنی — کیا یہ معنی ہیں کہ امت ہے نبی سے افضل

انبیا کا ہے بجا فخر کہ ہے غیر نبی — کسی امت میں اک ایسا بھی جلیل و اکمل

نہ تو برتر ہیں نہ ہمسر ہیں نبیوں کے علی — کیوں نہ برپا ہو غضب جب کہو ہمسر اوّل

تقیید

نہیں ممکن کہ ہو مقبول یہ ہجو مذموم — جس سے مداح کے ایمان میں آتا ہے خلل

نقد

مدح اسکی ہے دیا جسنے کہ قاتل کو بھی شیر — ہے یہ مسئلہ نہ لیکن شک کوئی ہے مہمل

مدح اسکی ہے جو کرتا ہی نہیں ردِ سوال — ہوگا مقبول قصیدہ یہ نہیں شک کا محل

ہاں جو مداح علی ابن ابی طالب کا — کوئی دشمن ہو تو ایمان میں ہے اسکے خلل

ضرب

دل باشاد صلعم کو ملے نہر لبن — تا کہ باقی رہے قاتل سے بھی نسبت عسل

اجر تنقید ملے گا ہمیں انشاء اللہ — جو ہے بادہ بھی تو جنت میں ہو اور نہر

ہوگا جو دشمن احباب نبی و حیدر — اس سے خوش ہونگے بھی نہ امام اول

پیروی چاہیے مداحی سے کیا حاصل ہے — قول مقبول نہیں ہو نہ اگر حسن عمل

ایسا اطرا تو نہیں مدح علی میں جائز — جس سے توحید و رسالت میں پڑے فرق و خلل

اس قصیدہ سے ہویدا ہے عقیدہ کا فساد — قابل رد ہے یہ تحفہ نہیں کچھ شک کا محل

تنبیہ

اب مناسب ہے تجھے ختم کلام اے ناظر — بس ہو بس تجھ کہ کہا تونے یہ ما قلّ و دلّ

[1] اشارہ ہے حدیث انی اباہی بکم الامم کی طرف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر فخر کروں گا ۔۱۲

نقد

عہد عباسیہ کی شان دکھا دی سب کو
پھر چکی بحث تو کیون ختم ابھی سے ہو کلام

واہ کیا کہنا ہو ای شاعر بے مثل بدل
کیا ہی جلدی کبھی ہو جائے گا قصہ فیصل

ضرب

عہد عباسیہ کی شان نظر آئے نہ کیون
کیا نہ تھا شیعہ بن علقمی کور نمک
آ گئی جس کی شرارت سے خزان عالم مین
حوصلہ اب بھی ہو باقی تو نہ ہو ختم کلام

ہوس خام کا آنکھون مین لگے جب کاجل
بانی فتنۂ تاتار ہے صد زور و غل
باغ دین ہو گیا تاراج رہے پھول نہ پھل
آ کے پھر بحث کے میدان مین دکھاؤ کس بل

نقد

مرحبا ای فرس خامۂ فکر عاشق
جو تمرد مقابل ہو دکھاوے اُس کو

طے ہوئی معرکۂ نظم کی منزل اول
ہے یہ آئندہ مفصل کے لیئے اک مجمل

ضرب

فکر کا خامہ بنا پھر ہوا خامہ سے فرس
خامۂ فکر کو تم نے جو بنایا ہے فرس
مرکب جہل مرکب کا وہ راکب ہو کون

استعارے مین لگی خوب تناسخ کی یہ کل
یہ تو بتلاؤ کہ اوہام ہے وہ یا ہو اجل
آ کے پیش عقلا جس نے کیا رقص جمل

خاتمہ

شہسوار خامۂ ناظر کے قدم سے پامال
جو لیس پر وہ مقابل ہو یہ اس سے کہدو
گو جو نظم مین ہوتا ہو اگر قافیہ تنگ

ہو چکے مرحلۂ بحث کے سنگ و جبل
ٹھوکرین کھا کے کہین گر نہ پڑی ہو سنبھل
شوق سے نثر کے میدان مین اب آئی نکل

للہ الحمد کہ در منتصف شہر رجب
روز دوشنبہ شد این نظم گزین مستکمل

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب نوٹس عاشق حسین صاحب تارکِ اسلام

منجانب ملک ناظر علی مسلمان

واضح ہو کہ اس حقیر نے ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ کو ایک مطبوعہ نوٹس بنام عاشق حسین صاحب اس مضمون کا بھیجا تھا کہ اگر آپ کو مباحثہ منظور ہو تو اپنے علما کو مستعد کیجیے ہم بھی اپنے علما کو مستعد کرین اور فریقین کے علما ایک جگہ جمع ہو کر مذہبی مباحثہ کرین تاکہ حق ظاہر ہو جائے اس نوٹس کو مینے بغرض اطلاع عام رسالہ انجم مین بھی شائع کرایا تھا۔ عاشق حسین صاحب نے اسکے جواب مین ایک قلمی غیر مطبوعہ نوٹس میرے نام بھیجا ہو مناسب معلوم ہوا کہ اسی رسالہ کے آخر مین اسکا جواب بھی ملحق کر دیا جائے۔ اس جواب کو دیکھنے کے بعد بھی اگر انکی رگ حمیت کو جنبش نہو تو ہر شخص کو یقین ہو جائیگا کہ انھون نے مذہب اسلام کو ترک کر کے مذہب کفر کو حق سمجھکر اختیار نہین کیا بلکہ کوئی طمع دامنگیر ہو۔ والجواب ہذہ

جناب من - بعد ما ہو المسنون واضح ہو آپکا نامہ کذب ختامہ پہونچا جسمین شعائر اسلامیہ و سنن ایمانیہ سے اسقدر پرہیز کیا گیا ہو کہ شروع مین بسم اللہ بھی نہین جب بسم اللہ ہی غلط کر گئے تو نفس مضامین مین اگر کذب و افترا و خطل و خدع سے کام لیا گیا تو کچھ جای شکایت نہین ممکن ہو کہ آپکے ائمہ کی یہی تعلیم ہو بسم اللہ لکھنا ہمارے یہان سنت ہو غالبًا آپکے ائمہ کے نزدیک گناہ ہو کیونکہ حسب روایت اصول کافی کتاب علی کے مسائل مسلمانون کے اجماعیات کے خلاف تھے اور مصحف فاطمہ مین مسلمانون کے قرآن کا ایک حرف بھی نہ تھا۔

آپ لکھتے ہین کہ مناظرہ مین مینے پیشقدمی نہین کی یہ بالکل غلط ہو آپ ہی نے پیشقدمی کی قصیدہ جسمین ہر طرح کی تعریض اہل اسلام پر تھی میرے پاس آپنے نہین بھیجا تو کسنے بھیجا کیا قصیدہ کا بھیجنا پیشقدمی نہین ہو۔ یہ قصیدہ آپکا بالکل اس مثل مشہور کا مصداق ہے کہ کھوٹین سنکھیا نام رکھین شربت۔

آپ میری نسبت لکھتے ہین کہ مجھے آپسے بوجہ ترک اسلام عناد ہوگیا ہو جناب من آپکے ترک اسلام سے مجھے کیا نقصان پہونچا جو شخص کافر ہوجائیگا اسی کا نقصان ہو مسلمانون کا اسمین کیا ضرر آپ کیا اگر آپ جیسے ہزارون آدمی مذہب اسلام کو ترک کردین تو اسلام کا یا مسلمانون کا کچھ بھی نقصان نہین ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ غنی حمید آگے چلکر آپ مجھے حضرت علی کا دشمن بتاتے ہین یہبھی آپکا افترا و بہتان ہو دراصل حضرت علی مرتضی کے محب وجان نثار ہمین لوگ ہین اور آپ اور آپکے مذہب کے لوگ انکے حقیقی دشمن ہین اس سے زیادہ دشمنی کیا ہوگی کہ آپ انکو کاذب کہنا اور سمجھنا اپنا جزو مذہب جانتے ہین اور ایسے ایسے الزامات ان پر قائم کرتے ہین جنسے انکا اسلام بھی غائب ہوا جاتا ہو۔ اس سے زیادہ دشمنی کیا ہوگی کہ آپکے پیشوایان مذہب نے انکے جگر گوشہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو مسلمانون کا روسیاہ کرنے والا کہا اس سے زیادہ دشمنی کیا ہوگی کہ آپ لوگون نے دغا فریب سے انکے لخت جگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا اور ان کو مع انکی ذریت کے کس بیرحمی کیساتھ شہید کرڈالا پہلے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرکے بیعت کی پھر انکو مع انکے دونون معصوم بچون کے قتل کردیا اگر آپ اور آپکے مذہب کے علما سچے ہین تو آئیے اسی بات پر بحث ہوجائے ہم آپکی معتبر اور مستند کتابون سے قاتلان حضرت حسین کا شیعہ پاک ہونا ثابت کردینگے اگر وہ ثابت کرسکین تو ہماری جائداد مکفولہ کے آپ مالک ہوجائین۔ ورنہ آپ کی جائداد کے مالک ہم ہونگے۔

المختصر اسی طرح کی غلط اور بے اصل باتون مین آپنے اپنی تحریر کو طول دیا ہو جنکا جواب دینا فضول معلوم ہوتا ہو غرض آپ کی یہ ہو کہ مباحثہ مذہبی نہونے پائے کیونکہ آپ کو یقین کامل ہو کہ آپکے مذہب کا باطل ہونا اور آپکا اور آپکے مقتداون کا کافر ہونا مباحثہ مین ثابت ہوجائیگا آپ کا کفر تو اس درجہ واضح ہو کہ غیر مذاہب کو بھی اسکا علم ہو چنانچہ پادری سیل صاحب نے صاف صاف لکھا ہو پادری سیل صاحب کی کتاب کا ترجمہ آپکے بھائی امیر الدین صاحب کا کیا ہوا آپکے پاس موجود ہو اور اسکو بہت سے آدمیون نے دیکھا ہو

میان عاشق حسین صاحب اب حیلہ حوالہ کرکے مجھے مرد میدان بنایا ہو تو اب گھر سے نکلو

اپنے علما مجتہدین کو میدان میں بلاؤ ہمارے علما کے سامنے لاؤ اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھو
مباحثہ کیلئے آپ نے اپنی اس تحریر میں کچھ شرائط بھی لگائے ہین جو آپ کے نزدیک پورے
ہونے والے نہین ہین اور آپ کا خیال ہے کہ ان شرائط کے ذریعہ سے مناظرہ سے نجات مل جائیگی
چنانچہ مبلغ دو ہزار روپیہ مع سود فیصدی تاوان کی شرط بھی آپنے لگائی ہے مہربان من چونکہ مین
مسلمان ہون اور میرے مذہب مین سود لینا اور سود دینا دونون حرام ہین اسلئے مین اس
شرط کے منظور کرنے مین معذور ہون باقی شرائط آپکے منظور ہین -

(۱) مجھے منظور ہے کہ آپ کی محولہ کتب کا مطبوعہ جواب لیکر میدان مناظرہ مین حاضر ہون مگر آپپر
بھی لازم ہے کہ اہلسنت کی کتب ذیل منہاج السنہ صواعق تحفہ ازالۃ الغین منتہی الکلام رجوم
الشیاطین - عزۃ الراشدین تنبیہ السفیہ ارغام الشیاطین تحقیق المسائل نصیحۃ الشیعہ مصنا مین
مناظرہ انجم کا مطبوعہ جواب ہمراہ لایئے آپنے بوجہ اسکے کہ مین چار یاری ہون چار کتابون کا
حوالہ دیا تھا چونکہ آپ اثنا عشری ہین لہذا مینے بارہ کتابون کے نام لکھے ورنہ ابھی ایک
بڑا دفتر ہے جسکے جواب مین شیعون نے ایک حرف بھی نہین لکھا -

(۲) حکم بنانے کیلئے آپ کو اختیار ہے جسکو چاہین بنالین مگر مین تو یہی کہونگا کہ افغیر اللہ ابتغی
حکما افسوس ہے کہ واقعہ تحکیم کے بعد بھی آپ کو عبرت نہوئی اور ابتک حکم بنانے کی ہوس
آپ لوگون کے دل سے نہ گئی مہربان من - موقع مناظرہ پر اس قسم کے براہین و دلائل ہماری
طرف سے پیش ہی نہونگے جنکے فیصلہ کیلئے کسی حکم کی حاجت ہو ع آفتاب آمد دلیل آفتاب
مگر مین آپ کو منع نہین کرتا آپ جس کو چاہین حکم بنالین -

(۳) روپیہ کے متعلق اگر آپکو زیادہ اصرار ہو تو یہ صورت بہتر ہے کہ آپ بھی اپنی تمام جائداد
مکفول کیجئے اور مین بھی اپنی تمام جائداد مکفول کر دون اور ایک تحریر رجسٹری شدہ آپ بھی لکھدیجئے
مین بھی لکھدون کہ جو فریق غالب ہو جاے وہ فریقین کی جائداد پر قابض ہو جائے - یہ تحریر
ایسی مضبوطی کے ساتھ ہو جائے کہ پھر کسی فریق کو جای گریز باقی نہ رہے - لیجئے اب تو کوئی
بات باقی نہین رہی اگر آپنے اس مذہب کفر کو حق سمجھکر اختیار کیا ہے تو اب کوئی حیلہ نہ نکالین -
ان سب باتون کے بعد مین یہ مناسب جانتا ہون کہ بجاے اسکے کہ کتب مصنفہ فریقین کی بحث

چھوڑکر ضروری وغیر ضروری مسائل کا طویل سلسلہ شروع کیا جاے اصل کام کی باتون پر بحث شروع ہوجاے وہ باتین ایسی ہین جنسے مذہب شیعہ کا خارج از اسلام بلکہ خارج از جمیع مذاہب ہونا واضح ہو رہا ہی کئی سال ہوے اہل سنت کی طرف سے وہ باتین شائع ہوئی تھین آپکے علمانے ابتک ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا اور لطف یہ ہی کہ جس کتاب کے آخر مین وہ باتین درج تھین اس کتاب کا تو لغو لا طائل جواب لکھ مارا مگر ان باتون پر پہونچکر لکھا کہ انکا جواب بعد مین شائع کیا جائیگا مگر ابتک کسی کی ہمت نہوئی اگر آپ کو اپنے مذہب کی سچائی کا کچھ بھی خیال ہی تو ان باتون کے متعلق بحث کر لیجیے ورنہ اب کبھی اپنے مسلمان ہونیکا دعوی کسی مسلمان کے سامنے نہ کیجیے گا۔

اگرچہ مین اس موقع پر آپ کے مذہب کفر (معروف بہ تشیع) کے بہت سے فحش اور بیحیائی کے مسائل نقل کر سکتا تھا مثل اسکے کہ پیشاب اور شراب آپکے مذہب مین پاک ہی وغیرہ وغیرہ یا مثل اسکے کہ مردار کا گوشت اور خون جاری اور سور کا گوشت آپکے مذہب مین حلال ہی کئی سال ہوے جناب مدیر النجم عم فیضہ نے بجواب ایڈیٹر رسالہ شیعہ کتاب کافی سے بحوالہ صفحہ وسطران چیزون کا حلال ہونا درج النجم فرمایا تھا اور لکھا تھا کہ دیکھو قرآن تو پکار پکار کر کہہ رہا ہی کہ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر مگر تمھارے امام جعفر صادق ڈنکے کی چوٹ قرآن کے خلاف فتوی دیتے ہین کہ یہ سب چیزین حلال و مباح ہین مدت کے بعد ایڈیٹر صاحب شیعہ نے جواب دیا کہ چونکہ یہ مضمون ماہ اپریل مین درج النجم ہوا تھا لہذا اپریل فول ہی بجواب اسکے عالیجناب مدیر النجم عم فیضہ نے لکھا کہ ہم مسلمانون کے مذہب مین اپریل و مئی سب برابر ہی اور جھوٹ بولنا ہر زمانہ مین ناجائز ہی خیر تمھاری خاطر سے ہم پھر اس مضمون کو دوبارہ درج النجم کرتے ہین ابتو اپریل فول نہین اب اگر ہمت ہو تو جواب دو مگر اسکے بعد سے آجتک پھر ایڈیٹر شیعہ یا کسی جگادری کو اسکے متعلق ایک حرف لکھنے کی بھی ہمت نہوئی۔

لیکن مین اس قسم کے تمام مسائل کو نظر انداز کرکے اس وقت صرف وہی چار مسائل جنکا مین ذکر کر چکا ہون لکھتا ہون آپکو اختیار ہی کہ شیعون کا قاتل حضرت حسینؓ ہونا پانچوان مسالہ انہین کے ساتھ منضم کر لین تاکہ چار کے عدد سے جو مذہب کفر کو چڑھ ہی اسکی بھی رعایت ہوجائے۔

پہلا مسالہ یہ کہ یہ قرآن شریف جو آجکل رائج ہی جمع کیا ہوا اور دیا ہوا حضرات خلفای ثلثہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور خلفای ثلثہ شیعون کے اعتقاد مین نہ صرف کافر بلکہ دشمن دین اسلام بھی تھے لہذا اُنکے جمع کیے ہوے اور دیے ہوے قرآن پر شیعون کو ہرگز ہرگز اعتبار نہین ہو سکتا۔

شیعہ اسکے جواب مین نہ یہ کہسکتے ہین کہ یہ قرآن جمع کیا ہوا اور دیا ہوا خلفای ثلثہ کا نہین ہی بلکہ کسی اور شخص کا ہی۔ نہ یہ کہہ سکتے ہین کہ خلفای ثلثہ کافر اور دشمن اسلام نہ تھے اگر کچھ کہہ سکتے تھے تو یہ کہ گو یہ قرآن جمع کیا ہوا اور دیا ہوا خلفای ثلاثہ کا ہی اور وہ معاذ اللہ کافر اور دشمن اسلام بھی تھے۔ مگر ہمکو اپنے ائمہ کے فرمانیسے یہ بات معلوم ہوگئی ہی کہ خلفای ثلثہ نے قرآن شریف کے جمع کرنے مین کوئی خیانت نہین کی لیکن شیعہ ایسا بھی نہین کہہ سکتے کیونکہ خوش قسمتی سے اسکے ائمہ کی کوئی شہادت اس قرآن کے صحیح ہونے کے متعلق نہین ہی بلکہ ائمہ کی شہادتین اگر ہین تو اسکے خلاف ہین یعنی شیعون کی اعلی ترین مستند و معتبر اور معمول بہا روایتون مین ائمہ کرام سے مروی ہی کہ اس قرآن شریف مین جامعین نے ہر قسم کی تحریف کردی ہی چنانچہ خود ہمارے مخاطب نے اپنے مذہب کی انہین روایات صحیحہ کی موافق یہ شعر لکھا ہی کہ:

نام مولی مع حیدر تھا اس آیت مین رقم ؛؛ بعد احمد کے گیا نام علی اس سے نکل

دوسرا مسالہ شیعہ کہتے ہین کہ ہم محب اہل بیت اور پیرو اہل بیت ہین۔ شیعون کے پاس یہی ایک جادو کا منتر ہی جس سے وہ سادہ لوحون کو شکار کرتے ہین مگر عجب لطف کی بات ہی کہ آجتک کوئی شیعہ نہین بتا سکا نہ قیامت تک بتا سکتا ہی کہ اہل بیت کون لوگ ہین۔ جب یہ بھی نہین بتا سکتے کہ اہل بیت کون لوگ ہین تو پیروی و محبت کسکی کرتے ہین۔

سالہا سال سے تقریراً تحریراً یہ اعلان دیا جا رہا ہی اور ہر طرح سے غیرت دلا دلا کر پوچھا جا رہا ہی کہ کوئی شیعہ بتا دے کہ اہل بیت کون لوگ ہین مگر آجتک کسی شیعہ کی ہمت نہین ہوئی مولوی ناصر حسین صاحب سے لوگون نے جا کر پوچھا مگر وہ بھی کچھ نہین بتا سکے نہ بتا سکتے ہین۔ مقبول احمد صاحب نے ایک رسالہ اپنے علما و مجتہدین کی متفقہ قوت سے مدد لیکر لکھا مگر عجب لطیفہ ہی کہ سوال تو یہ تھا کہ اہل بیت رسول کون اور رسالہ مین شروع سے آخر تک اہل بیت خدا کی بحث ہی۔

کہنے کو تو زبان سے شیعہ صاحب کہہ دیتے ہین کہ اہل بیت بارہ امام ہین مگر اسپر کوئی عقلی
نقلی دلیل نہین پیش کر سکتے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ لوگ اہل بیت ہین کچھ جواب نہین - یہ
کیونکر معلوم ہوا کہ انکے سوا اور کوئی اہل بیت نہین ہے - کچھ جواب نہین حضرت امام حسن کی
کل اولاد اہل بیت سے کیون خارج ہو گئی کچھ جواب نہین حضرت امام حسین کی نسل ہین
منجملہ ہزارون لاکھون آدمیون کے صرف نو اشخاص اہل بیت اور باقی سب کیون خارج ہو گئے
کچھ جواب نہین غرض اس مسئلہ مین حضرات شیعہ کی حیرانی و پریشانی قابل ملاحظہ ہے -
مذکورۂ بالا دونون مسئلون سے واضح ہے کہ شیعون کا تمسک ثقلین کے ساتھ نہین ہے نہ قرآن پر
انکا ایمان ہے نہ اہلبیت کو وہ مانتے ہین -
تیسرا مسئلہ حضرات شیعہ کے یہان ایک اعلی درجہ کی چیز تقیہ ہے تقیہ کی ایجاد تو محض اس
غرض سے کی گئی تھی کہ مذہب شیعہ کی تصنیف مین جو دشواریان درپیش تھین ان مین
سہولت پیدا ہو اور سبائیہ کمیٹی کی تراشی ہوئی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرنے کا موقع ملے
مگر نتیجہ برعکس نکلا اور تقیہ کی بدولت مذہب شیعہ تو درکنار خود ائمہ کا مذہب مشتبہ ہو گیا -
اب اس بات کا پتہ چلنا دشوار بلکہ محال ہے کہ ائمہ اگر تقیہ باز تھے تو انکا اصلی مذہب کیا
تھا آیا وہ دراصل شیعہ تھے اور سنیون سے تقیہ کرتے تھے - یا دراصل سنی تھے شیعون سے
تقیہ کرتے تھے یا فی الحقیقۃ وہ مسلمان ہی نہ تھے یہودی یا مجوسی تھے یا کفار قریش کے مذہب
پر تھے اور مسلمانون سے تقیہ کرتے تھے -
شیعون کا دعوی ہے کہ ائمہ کا اصلی مذہب شیعہ تھا اور وہ سنیون سے تقیہ کرتے تھے مگر اسکی
کوئی دلیل شیعون کے پاس نہین ہے اپنے اس دعوے کے ثبوت مین شیعہ انتہائی بات یہ
کہتے ہین کہ ائمہ تنہائی مین ہمسے مذہب شیعہ کی باتین بیان کرتے تھے اور کہتے تھے ہمارا
اصلی مذہب یہی ہے - لیکن اول تو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ شیعہ اس بیان مین سچے ہین دوسرے
یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ائمہ نے تنہائی مین جو کچھ ان سے کہا سچ کہا ممکن ہے کہ تنہائی مین وہ شیعون
کے خوف سے تقیہ کر کے ایسی باتین کہدیتے ہون -
اب رہی یہ بات کہ تقیہ کے کیا معنی ہین اور اسکا کیا حکم ہے اور اسکا کیا موقع ہے اسکی

تقیہ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ شیعہ صاحبان ہر طرف سے راہ فرار مسدود پاکے گھبراہٹ میں
کچھ کہہ بیٹھتے ہیں کہ تقیہ رازداری کو کہتے ہیں جو ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور رازداری ہر مذہب
میں اور تمام عقلاء کے نزدیک محمود چیز ہے۔ لہذا اس مقام پر اختصار کے ساتھ میں ائمہ کی
حدیثیں نقل کیے دیتا ہوں جن سے تقیہ کے معنی اور تقیہ کا حکم اور تقیہ کا موقع بہت
واضح طریقہ سے معلوم ہو جاتا ہے ائمہ کی حدیثوں کے بعد کسی عالم و مجتہد کا قول قابل قبول
نہیں ہو سکتا ہے جو شخص تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے کے سوا اور کچھ بیان کرے اُس سے
کہنا چاہیئے کہ اپنے بیان کیے ہوئے معنی ائمہ کی حدیث سے ثابت کرے۔

تقیہ کے معنی اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۲ میں ہے قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام
التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال
یوسف ایتھا العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا سرقوا شیئا ولقد قال ابراہیم انی
سقیم ما کان سقیما **ترجمہ** فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تقیہ اللہ کا دین ہے
راوی نے (تعجب سے) کہا کہ خدا کا دین ہے امام نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم خدا کا دین ہے بیشک[1]
یوسف نے کہا تھا کہ اے قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ اللہ کی قسم انھوں نے کچھ چرایا نہ تھا اور
ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں[2] حالانکہ اللہ کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ اس حدیث سے
تقیہ کے معنی صاف واضح ہو جاتے ہیں کہ پھر چون وچرا کی گنجایش نہیں رہتی۔ ایک ایسے
شخص کو جسنے چوری نہ کی تھی چور کہا گیا۔ امام فرماتے ہیں کہ یہ تقیہ تھا۔ ایک شخص جو بیمار نہ تھا
اپنے کو بیمار کہتا ہے امام فرماتے ہیں یہ تقیہ ہے لہذا معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنے کا نام تقیہ ہے اور
بس بلکہ اس حدیث میں نہایت ہی قبیح جھوٹ کا نام تقیہ رکھا گیا ہے یعنی ایک بے گناہ پر
تہمت لگانا جسکو افترا کہتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تقیہ ایسی اعلی درجہ کی چیز
ہے کہ انبیای اولوالعزم کا شیوہ تھا حضرت یوسف و حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکا ارتکاب
فرمایا پھر بھلا تقیہ سے بہتر کون چیز ہو سکتی ہے **تقیہ کا حکم** اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۲ میں ہے

---

[1] یہ بالکل افترا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے ہرگز قافلہ والوں کو چور نہ کہا تھا ۱۲

[2] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حزن و ملال اسوقت جو تھا اسی کو انھوں نے بیماری سے تعبیر کیا تھا ۱۲

قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمران تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نو حصے دین کے تقیہ میں ہیں اور جسنے تقیہ کیا اسکا دین ہی نہیں - نیز اصول کافی صفحہ ۴۸۴ میں ہے قال ابو جعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ ترجمہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جسنے تقیہ کیا اسکا ایمان ہی نہیں - ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ تقیہ مذہب شیعہ میں اعلی درجہ کا فریضہ ہے کہ اسکے ترک کر دینے سے آدمی بے دین وبے ایمان ہوجاتا ہے اس سے بڑھکر تقیہ کی عظمت کیا ہوگی کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں ایک حصہ باقی اعمال وعبادات میں ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تقیہ باز ہو مگر نماز نہ پڑھتا ہو - روزہ نہ رکھتا ہو کوئی عبادت نکرتا ہو شرابخواری اور زناکاری اور قتل وغارت میں مشغول رہتا ہو تو اس شخص کی نسبت کہا جائیگا کہ دین کے نو حصے اسکے پاس ہیں ایک حصہ اسکے پاس نہیں ہے اور اگر کوئی شخص بڑا عبادت گذار ہے تمام اوامر ونواہی خداوندی کا پابند ہو صرف تقیہ باز نہو اسکی نسبت یہ فتوی دیا جائیگا کہ دین کا فقط ایک حصہ اسکے پاس ہے نو حصوں سے محروم ہے -

تقیہ کا موقع اصول کافی صفحہ ۴۸۴ میں ہے عن ابی جعفر علیہ السلام قال التقیۃ فی کل ضرورۃ وصاحبہا اعلم بہا حین تنزل بہ ترجمہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا تقیہ ہر ضرورت میں ہے اور جسکو ضرورت لاحق ہوتی ہے وہ اس سے خوب واقف ہے - اس حدیث سے تقیہ کا موقع معلوم ہوگیا صاف ظاہر ہوگیا کہ ہر ضرورت میں تقیہ کرنا چاہیے خواہ ضرورت کیسی ہی کیوں نہو - ضرورت کی تعیین بھی شارع کیطرف سے نہیں ہوئی بلکہ ہر شخص کی راے پر موقوف ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ تقیہ جان یا آبرو کے خوف سے ہوتا ہے - علاوہ اسکے ائمہ نے جن جن موقعوں پر تقیہ کیا ہے اسکو دیکھو تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تقیہ محض بے ضرورت بھی کیا جاتا ہے تفصیل اسکی النجم[1] کے مناظرہ حصہ چہارم میں دیکھو -

---

[1] النجم ایک علمی مذہبی اسلامی رسالہ ہے جو لکھنؤ عمدۃ المطابع سے ہر مہینہ میں دو بار شائع ہوتا ہے ۲۰×۲۶ کی تقطیع حجم کم از کم ۳۲ صفحہ سالانہ چندہ ہے نمونہ دیکھنا ہو تو ایک سہ ماہی کیلئے رسالہ اپنے نام جاری کرا لیجیے چندہ سہ ماہی کا عہ لیا جاتا ہے - اہل سنت کا یہ واحد رسالہ ہے جسنے شیعوں کے اصلی راز طشت از بام کر دئے ہیں -

چوتھا مسئلہ حضرات شیعہ کا نہایت ضروری اور لازمی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کو بدا ہوتا ہے یعنی بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اسکو معلوم نہیں ہوتیں۔ پھر معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس لاعلمی کی وجہ سے کبھی کبھی اُس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے چنانچہ اسنے حضرت امام جعفر صادق کے بیٹے حضرت اسمعیل کو امامت کے لیے نامزد اور مشتہر کیا مگر اسکو معلوم نہ تھا کہ اسمعیل اپنے والد جعفر صادق کے سامنے ہی مر جائینگے جب وہ مر گئے اور امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ حضرت یہ کیا ہوا آپ تو فرماتے تھے کہ خدا نے میرے بعد اسمعیل کو امام مقرر کیا ہے تو امام نے فرمایا کہ اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا اسمعیل کے بارہ میں ہوا۔

بدا کے معنی میں شیعوں نے بہت کچھ تحریف کی ہے اور چاہا ہے کہ اپنے اس عقیدہ کی خرابی کو مخفی کریں مگر وہ ان حدیثوں کی کچھ تاویل نہیں کر سکتے جنمیں بدا کے واقعات مذکور ہیں۔ اسی وجہ سے مجتہدوں کے قبلہ و کعبہ جناب مولوی دلدار علی صاحب نے اساس الاصول میں لکھ دیا ہے کہ بدا سے اللہ تعالی کا جاہل ہونا لازم آتا ہے مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی تصریح کی ہے کہ سوای محقق طوسی کے سب شیعہ بدا کے قائل ہیں۔

غرض یہ کہ شیعوں کا خدا جاہل ہے اور اُس سے اکثر غلطی ہوا کرتی ہے۔

چاروں بلکہ پانچوں مسائل کا بیان ختم ہوا اب میں اس جگہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں کہ میاں عاشق حسین اگر تم نے ان مسائل کے دیکھنے کے بعد بھی مناظرہ کا سامان نہ کیا تو یقینا معلوم ہو جائیگا کہ تم نے مذہب اسلام کو محض کسی نفسانی طمع کی وجہ سے ترک کیا ہے اب سوا اس کے کیا کہوں کہ ؎

مبادا دل آن فرومایہ شاد ٭ کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

۱۲ ــــــــــــــــــــ ھ

ناچیز ملک ناظر علی عباسی

متوطن اکبرپور ڈاکخانہ بہلول ضلع بارہ بنکی

غلطنامہ ضرب التقلید علی نقد التنقید ملقب بہ درّہ فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲	۱۴	تقید	تنقید	مصرع اول	۳	۳	ادوم	دوم	مصرع اول
۳	۸	طرفہ عمل	طرفہ مثل	مصرع دوم	۴	۱۴	تو یہ بھی بھی رہتا مہمل	تو بھی بہانہ حرف مہمل	مصرع دوم
۴	۱۹	آئین	اسیے	〃	۷	۱	تقریض	تقریظ	مصرع اول
۸	۱	منہ سے یہ	منہ سے نکلے یہ	〃	۸	۵	حیران	حیرت	〃
〃	۱	ایک عالم سعی کو	اک عالم سعی	مصرع اول	〃	۱۴	سوتیتے ہو	سو رہتے ہو	مصرع دوم
۹	۷	ظلمت کفر	ظلمت کفر	مصرع دوم	۱۰	۱۴	کو	بھی	〃
۱۰	۱۷	کا اجماع تعاقب	کے اجماع وتعاقب	مصرع اول	۱۱	۶	مخصوص	تخصیص	〃
۱۲	۵	وہی وسکی	وہ ہو سکی	مصرع دوم	۱۵	۳	ضلل	زلل	〃
۱۶	۱۱	باد خوانون	باد خوانان	مصرع اول	۱۸	۷	ضرب	صرف	مصرع اول
۲۲	۳	گزری	گزرے	〃	۲۵	۱۰	سرودش	سرودش	〃
۲۵	۲۰	نسیم	نشیم	〃	۲۶	۱۶	نبی	رسول	مصرع دوم
۳۵	۱۲	عشر کو بھی ایسا	عشر بین اور ہو سکو	مصرع دوم	۳۵	۱۸	ادیان کی	ادیان کو	〃
۴۰	۱۳	فی کازبان	فی کل زمان	مصرع اول	۴۷	سطر نہم کے بعد یہ شعر کاتب سے رہ گیا ہے			
۵	اہل تثلیث ہے وہ قوم جو عیسی کی طرح × بیٹے کفارہ کرے خون عیسیٰ کو بحل۔								
۴۸	۵	اول	افضل	مصرع اول	۴۸	۱۳	بہ یگا	جائیگا	مصرع اول
۴۹	۲	ہے اک ایسا	اک ایسا بھی	مصرع دوم					

بھائی عاشق حسین صاحب۔ مجھے میدان مین بلا کر اب نہ آپ مناظرہ کے لیے آتے ہین کہ حق و باطل کا فیصلہ ہو نہ اپنے حرکات سے باز آتے ہین لہذا عنقریب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی یقیناً اسکا فیصلہ فرمائین گے۔